خلیل احمد رانا

ناشر:
رضا دار المطالعہ پوکھریرا، سیتامڑھی، بہار

انصاف کیجئے!

ترتیب

خلیل احمد رانا

رضا دار المطالعہ
پوکھریرا۔ سیتامڑھی بہار

نام کتاب ـــــــــــ انصاف کیجئے

ترتیب ـــــــــــ خلیل احمد رانا

صفحات ـــــــــــ ۶۴

سن اشاعت دوئم ـــ ربیع الاول شریف ۱۴۱۸ھ
۱۹۹۷ء

تعداد ـــــــــــ گیارہ ۱۱۰۰

ناشر ـــــــــــ رضا دار المطالعہ پوکھریرا
سیتامڑھی بہار

قیمت ـــــــــــ دس روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ نعیمیہ دھلی

رضا اکیڈمی بمبئی

مرکزی بزم رضا بھیونڈی

فاروقیہ بک ڈپو دھلی

رحمت اللہ صدیقی
خطیب و امام قادری مسجد
تانک نگر سائن بمبئی ۲۲

چراغِ محفل

مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکر آیاتِ ولادت کیجئے (امام احمد رضا)
کیجئے چرچا انھیں کا صبح و شام
جانِ کافر پر قیامت کیجئے

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جان ایمان، روح ایمان ہے۔ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ؎

اللہ کی سر تا بہ قدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انھیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

حدیث پاک میں ہے من احبَّ شیأً اکثرَ ذکرہٗ۔ انسان کو جس چیز سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے اور مومن کامل وہی ہے جس کے نزدیک حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر شئے پر غالب ہو اور اگر ایسا نہیں ہے تو اس کا ایمان ناقص ہے۔ محبت ذکر پر آمادہ کرتی ہے اب عاشق کے ثواب دید پر ہے کہ ذکر تنہا کرے یا محفل سجا کر کرے اور بہتر یہ ہے کہ محبوب کے ذکر پاک کے لئے محفل کا انعقاد کرے تاکہ دوسرے لوگ بھی اس میں شریک ہو کر دارین میں عافیت کے حقدار ہو جائیں۔

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جو معیار امام احمد رضا کے نزدیک ملتا ہے دور دور تک اس کی نظیر نظر نہیں آتی آپ فرماتے ہیں۔

دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا
جان و دل ہوش خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضاؔ سارا تو سامان گیا

جشن ولادت کا اہتمام کرنا اگرچہ شریعت کا کوئی رکن نہیں لیکن تقاضائے ایمان ہے کہ اسے التزام کے ساتھ بڑے پیمانے پر منایا جائے تاکہ رحمت الٰہی ہم پر نازل ہو۔ اور جو لوگ اسے شرک و بدعت تصور کرتے ہیں ان کے عقیدۂ فاسدہ کا رد بلیغ بھی ہوتا رہے جب بھی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کی تاریخ قریب آتی ہے مخالفین اس کے رد میں اخبار و رسائل میں بیان دیتے ہیں، اس لئے "رضا دار المطالعہ" کے ارکان و مخلصین نے مناسب سمجھا کہ اس موقع پر اک ایسی کتاب شائع کی جائے جس میں ان کے اکابرین کے بیانات جشن ولادت کے جواز میں ہوں تاکہ آئندہ انھیں لب کشائی کی جرأت نہ ہوسکے اور مسلمانوں کے دل میں جشن ولادت منانے کا شوق بیدار ہو امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں ؎

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضاؔ
یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

زیر نظر کتاب :- انصاف کیجئے :۔ عالیجناب خلیل احمد رانا کی ترتیب ہے اور اسے معارف نعمانیہ پاکستان نے ۱۹۹۱ء میں شائع کیا تھا یہ کتاب ہمیں ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم صاحب ہمدرد یونیورسٹی دہلی کے توسط سے ملی اور محترم نوشاد عالم چشتی شعبۂ لسانیات آگرہ یونیورسٹی نے اس کی اشاعت پر ہمیں آمادہ کیا ہم تہہ دل سے ان دونوں علمی شخصیات کے مشکور ہیں۔

عالیجناب ظہیر الحق صاحب قابل مبارکباد ہیں کہ آپ نے اپنی والدہ شمیمہ خاتون مرحومہ کے

ایصال ثواب کے لئے اس کی اشاعت کا بوجھ برداشت کیا رب کائنات اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل موصوف کی والدہ کو اپنے جوار قرب میں جگہ عطا فرمائے۔

ہم اپنے قارئین سے گذارش کرتے ہیں کہ اس کتاب کو اپنے تک محدود نہ رکھیں بلکہ اپنے احباب و متعلقین کو بھی پڑھنے کو دیں اور اگر کوئی خامی نظر آجائے تو براہ کرم ہم سے رابطہ قائم کریں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں اس خامی کو دور کیا جاسکے اللہ رب العزت ہم مسلمانوں کو اپنے محبوب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت منانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

پیغامِ رضا کا "امام احمد رضا نمبر"

جدید تقاضوں اور جدید تحقیقات کی روشنی میں

چھ سو صفحات پر مشتمل

ھند و پاک کے مشاھیر قلمکاروں کی جھد مسلسل کا حسین گلدستہ ستمبر ۱۹۹۷ء میں پورے اھتمام کے ساتھ منظر عام پر آرھا ھے۔ اپنی کاپیاں "مخصوص" کرالیں ورنہ بعد میں بہت افسوس ھوگا۔

رحمت اللہ صدیقی

تاریخ ولادت و وصال شریف

روزنامہ
نوائے وقت
لاہور ★ راولپنڈی ★ ملتان ★ کراچی

پیر، ۱۷ر ربیع الاول ۱۴۰۲ھ، ۳ر جنوری ۱۹۸۲ء

عقلمند اُلو

آغازِ بہار تھا۔ شگوفے چٹک رہے تھے پھول کھلکھلا رہے تھے۔ ہوا میں کیف و سرمستی کی کیفیت تھی۔ مگر عقلمند اُلو ایک ویران جگہ اداس بیٹھا تھا۔ کسی نے پوچھا حضرت! آپ بہار کی خوشی نہیں مناتے۔ کہا بھر کر بولا: مجھے خزاں کے جانے کا غم کھائے جا رہا ہے۔

عید میلاد النبیؐ کا دن تھا۔ فرش سے عرش تک خوشی کے ترانے گائے جا رہے تھے۔ صلوٰۃ و سلام کے تحفے نچھاور کئے جا رہے تھے۔ فضا توپوں کی سلامی سے گونج رہی تھی۔ مگر عین صبح کے وقت، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی ولادتِ باسعادت کا وقت تھا، ایک مولوی صاحب منبر پر تقریر کر رہے تھے: یہ تو سوگ کا دن ہے۔ آج کے دن نبیؐ وفات پا گئے تھے!

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ جناب رسولؐ پاک نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے باپ، بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (بخاری و مسلم)

ایمان کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی محبت ہے قرآن پاک میں ارشاد ہے: "اور وہ جو ایمان والے ہیں ان کی محبت اللہ تعالیٰ کے لیے بہت شدید ہے!" (سورۃ البقرہ)۔ اور ایمان کی تکمیل حضورؐ کی محبت سے ہے۔ کیونکہ حضورؐ کی محبت سے آنجنابؐ کی متابعت آسان ہوتی ہے، اور حضورؐ کی متابعت سے اللہؐ کی محبوبیت کا بلند ترین درجہ حاصل ہوتا ہے۔

ایک شخص نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ قیامت کب ہو گی؟ حضورؐ نے پوچھا قیامت کے لیے کوئی تیاری بھی کی ہے؟ اس نے عرض کیا: تیاری تو کچھ نہیں۔ البتہ اللہؐ اور اللہؐ کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا: پھر تُو اس کے ساتھ ہے، جس سے محبت رکھتا ہے۔ اس حدیث کے راوی حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے مسلمانوں کو کسی بات سے اتنا خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا اس حدیث شریف سے (بخاری و مسلم)

جو دل حضورؐ کی محبت سے خالی ہے وہ خانۂ خالی کی مانند ہے۔ اس پر شیاطین قبضہ جما لیتے ہیں۔ اس کی سوچ الٹ جاتی ہے۔ پھر اسے اچھی چیزیں بُری اور بُری چیزیں [illegible]

کچھ عرصہ سے ہر سال ربیع الاول شریف کے مبارک مہینہ میں پاکستان کے مختلف شہروں سے ایک اشتہار شائع کیا جاتا ہے کہ جناب ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ کو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا، جو لوگ اس دن خوشیاں مناتے ہیں اُن کو شرم آنی چاہیئے وغیرہ وغیرہ۔

اس فضول اعتراض کے جواب میں محققین نے کتابیں لکھی ہیں جو دستیاب بھی ہیں۔ مگر ہم یہاں معترضین کے مستند علماء کی مستند کتابوں کے حوالوں کا عکس شائع کر رہے ہیں کہ انہوں نے ولادتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ کی ۱۲ تاریخ پر تو اتفاق کیا ہے کہ پیدائش کی ۱۲ تاریخ بھی ہے مگر وصال کی ۱۲ تاریخ کا انکار کیا ہے، ملاحظہ فرمائیں مولوی اشرف علی تھانوی کی مشہور کتاب نشر الطیب کے دو صفحات کا عکس۔ اور مولوی مفتی محمد شفیع (کراچی) کی کتاب سیرت خاتم الانبیاء کے دو صفحات کا عکس۔
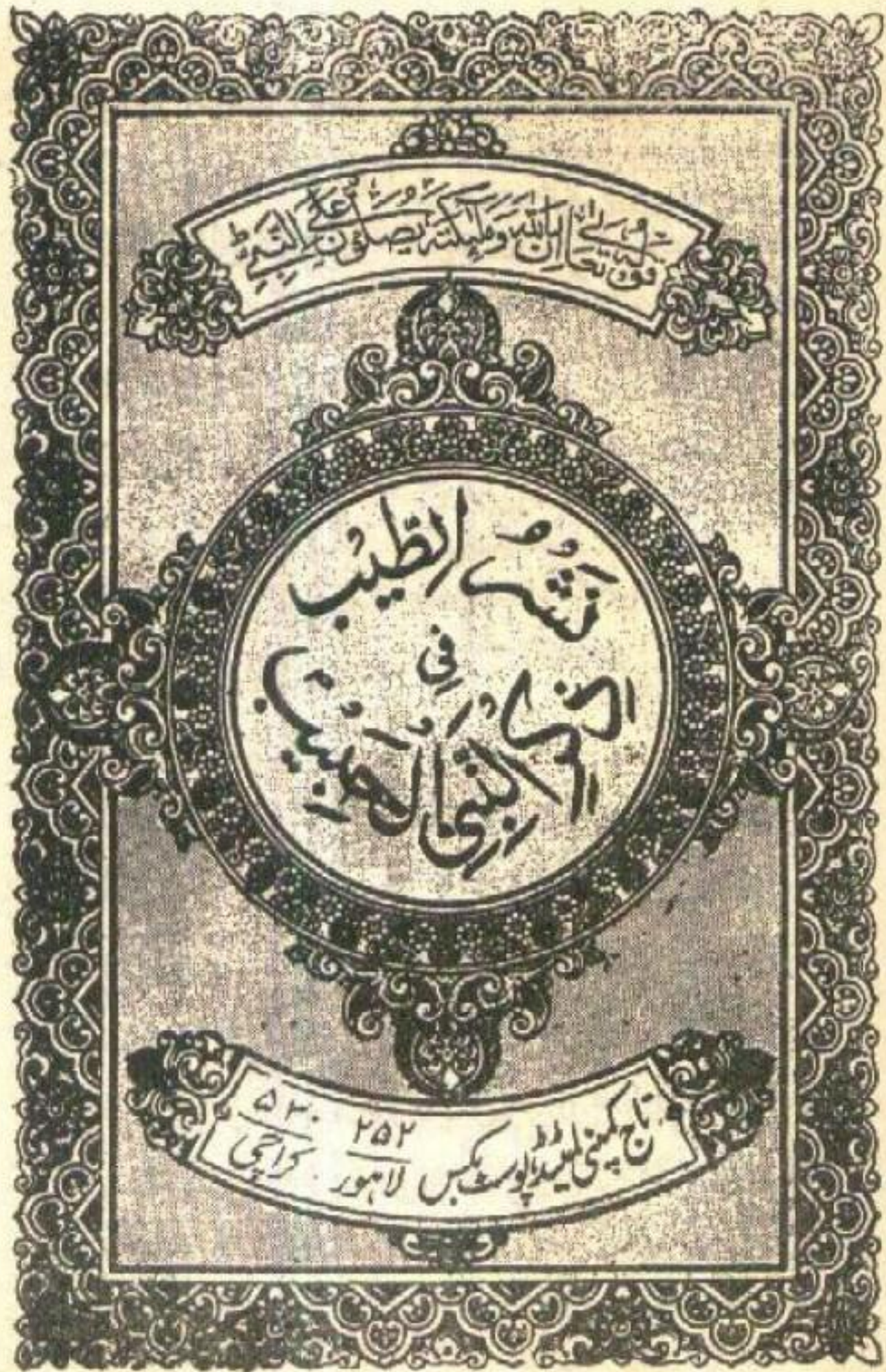
قولہ تعالیٰ ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی
نشر الطیب
فی
ذکر النبی الحبیب
تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۲۵۲ لاہور ۵۳۰ کراچی

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنًى وَمِنْ كَلِمِ
عَمُوا وَصَمُّوا فَإِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ
تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْإِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ
مِنْ بَعْدِ مَا أَخْبَرَ الْأَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ
بِأَنَّ دِينَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ
وَبَعْدَ مَا عَايَنُوا فِي الْأُفْقِ مِنْ شُهُبٍ
مُنْقَضَّةٍ وَفْقَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَنَمِ
يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

جو آگ میں تھا ۱۲ عہ اور جنات امور غیبیہ کی آوازیں کر رہے تھے یا
اور انوار حضرت کے ظاہر ہو رہے ہیں اور حق ظاہر ہو رہا ہے
امور باطنیہ سے مثل امور توریت وغیرہ کے اور امور ظاہرہ سے مثل
آواز ہاتف کے ۱۲ عہ منکرین اندھے ہو گئے اور بہرے ہو گئے
سو اظہار بشارات سنا گیا اور برق تخویف نہ دیکھی گئی ۱۲ و
عہ اس کی یاد عجیب ہے کہ قبول حق سے ان کا اندھا اور
بہرا ہونا اس امر کے بعد ہوا کہ ان کے کاہن نے تمام اقوام کو
یہ خبر دی تھی کہ ان کا نا راست دین آئندہ قائم نہیں رہیگا
اور نیز عہ جیسیں یا عام کفار اختیار راہ صواب سے اندھے اور بہرے
ہو گئے بعد دیکھنے شہاب آتش کے اطراف آسمان میں جو
جنات پر مارے جاتے تھے مثل اوندھے اور منہ کے بل گرنے
بتوں کے روئے زمین کے ۱۲

(عطر الوردہ)

ساتویں فصل یوم و ماہ و سنہ و وقت و مکان ولادت شریف میں

یوم و تاریخ سب کا اتفاق ہے کہ دوشنبہ تھا اور تاریخ میں اختلاف ہے آٹھویں یا بارھویں (کذا فی الشمامہ) **ماہ** سب کا اتفاق ہے کہ ربیع الاول تھا **سنہ** سب کا اتفاق ہے کہ عام الفیل تھا یعنی جس سال اصحاب الفیل ہلاک کئے گئے بقول سہیلی اس قصہ سے پچاس دن بعد اور بقول دمیاطی پچپن دن بعد (کذا فی الشمامہ) **وقت** بعض نے شب کہا ہے بعض نے دن قالہ الزرکشی بعض عہ نے طلوع فجر (کذا فی الشمامہ)

عہ اور سیر کی اس روایت پر کہ ایام واقعہ فیل میں نور محمدی عبد المطلب کی جبین میں نمایاں ہوا شبہ نہ کیا جائے کیونکہ انفصال کے بعد بھی اثر کا بقا مستبعد نہیں جس طرح بیرم سے شعلہ جدا ہونے کے بعد بھی اس کا اثر روشنی اور گرمی رہتی ہے ۱۲ منہ

عہ چھٹی فصل کی دوسری روایت کے ذیل میں وجہ تطبیق لکھی گئی ۱۲ منہ

وفات کے ہم لوگوں کو حضرت عائشہ رض کے گھر میں جمع کیا اور قرب سفر کی خبر سنائی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو غسل کون دے گا فرمایا میرے گھر والے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کفن کس کپڑے میں دیں فرمایا میرے ان ہی کپڑوں میں (آپ کا لباس ردا و ازار و قمیص ہوتا تھا) اور اگر چاہو مصر کے سفید کپڑوں میں یا یمانی چادر جوڑہ میں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر نماز کون پڑھے گا فرمایا جب غسل کفن سے فارغ ہو تو میرا جنازہ قبر کے قریب رکھ کر ہٹ جانا اول ملائکہ نماز پڑھیں گے پھر تم گروہ گروہ آتے جانا اور نماز پڑھتے جانا اور اول اہل بیت کے مرد پڑھیں پھر ان کی عورتیں پھر تم اور لوگ ہم نے عرض کیا کہ قبر میں کون اتارے گا آپ نے فرمایا میرے اہل بیت اور ان کے ساتھ ملائکہ ہونگے طبرانی نے بھی اس کو روایت کیا اور بہت ہی ضعیف روایت ہے اور ایک روز جب کہ مسجد میں حضرت ابو بکر رض صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے آپ نے دولت خانہ کا پردہ اٹھایا اور صحابہ کو دیکھ کر تبسم فرمایا لوگ سمجھے کہ آپ تشریف لاویں گے اس وقت صحابہ کی بیتابی کا عجب حال تھا کہ قریب تھا کہ نماز میں کچھ پریشانی ہو جاوے اور حضرت ابو بکر رض نے پیچھے ہٹنا چاہا آپ نے دست مبارک سے ارشاد فرمایا کہ نماز پوری کرو اور پردہ چھوڑ کر دولت خانہ میں تشریف لے گئے۔

بس یہ تھی اخیر زیارت آپ کی حیات میں اور کچھ واقعات قرب وفات کے روایات بالا کے ضمن میں مذکور ہوئے ہیں اور وفات آپ کی شروع ربیع الاول [ع]

ع اور تاریخ کی تحقیق نہیں ہوئی اور بارھویں جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہوتا کیونکہ اس سال ذی الحجہ کی نویں جمعہ کی تھی اور یوم وفات دوشنبہ ثابت ہے بس جمعہ کو نویں ذی الحجہ ہو کر بارہ ربیع الاول دوشنبہ کو کسی طرح نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ

وفات کے ہم لوگوں کو حضرت عائشہ رض کے گھر میں جمع کیا اور قرب سفر کی خبر
سنائی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو غسل کون دے گا فرمایا میرے گھر والے
ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کفن کس کپڑے میں دیں فرمایا میرے ان ہی
کپڑوں میں (آپ کا لباس ردا، وازار و قمیص ہوتا تھا) اور اگر چاہو مصر کے سفید
کپڑوں میں یا یمانی چادر جوڑہ میں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر نماز
کون پڑھے گا فرمایا جب غسل کفن سے فارغ ہو تو میرا جنازہ قبر کے قریب رکھ کر
ہٹ جانا اول ملائکہ نماز پڑھیں گے پھر تم گروہ گروہ آتے جانا اور نماز پڑھتے جانا
اور اول اہل بیت کے مرد پڑھیں پھر ان کی عورتیں پھر تم اور لوگ ہم نے عرض کیا کہ
قبر میں کون اتارے گا آپ نے فرمایا میرے اہل بیت اور ان کے ساتھ ملائکہ ہونگے
طبرانی نے بھی اس کو روایت کیا اور بہت ہی ضعیف روایت ہے اور ایک روز
جب کہ مسجد میں حضرت ابو بکر رض صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے آپ نے دولت خانہ
کا پردہ اٹھایا اور صحابہ کو دیکھ کر تبسم فرمایا لوگ سمجھے کہ آپ تشریف لاویں گے
اس وقت صحابہ کی بیتابی کا عجب حال تھا کہ قریب تھا کہ نماز میں کچھ پریشانی ہو جاوے
اور حضرت ابو بکر رض نے پیچھے ہٹنا چاہا آپ نے دستِ مبارک سے ارشاد فرمایا کہ نماز
پوری کرو اور پردہ چھوڑ کر دولت خانہ میں تشریف لے گئے۔

بس یہ تھی اخیر زیارت آپ کی حیات میں اور کچھ واقعات قرب وفات کے
روایات بالا کے ضمن میں مذکور ہوئے ہیں اور وفات[ع] آپ کی شروع ربیع الاول

ع اور تاریخ کی تحقیق نہیں ہوئی اور بارھویں جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہوتا کیونکہ اس سال
ذی الحجہ کی نویں جمعہ کی تھی اور یوم وفات دوشنبہ ثابت ہے بس جمعہ کو نویں ذی الحجہ ہو کر بارہ ربیع الاول
دوشنبہ کو کسی طرح نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ
اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کیا

سیرتِ خاتم الانبیاء

یعنی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر نہایت جامع و مستند سوانح عمری

مصنفہ

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

بیگم عائشہ باوانی وقف
پوسٹ بکس ۴۱۷۸ کراچی ۲ (اسلامی جمہوریہ پاکستان)

ساتویں ہزار سال میں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوئے۔
(تاریخ ابن عساکر محمد بن اسحٰق، صفحہ ۱۹، ۲۰ جلد ۱)

الغرض جس سال اصحابِ فیل کا حملہ ہُوا، اس کے ماہ ربیع الاوّل کی بارھویں تاریخ روزِ دوشنبہ[1] دنیا کی عمر میں ایک نرالا دن ہے کہ آج پیدائش عالم کا مقصد، لیل و نہار کے انقلاب کی اصلی غرض، آدم اور اولادِ آدم کا فخر، کشتیٔ نوح کی حفاظت کا راز، ابراہیمؑ کی دُعا اور موسیٰ و عیسیٰ کی پیشگوئیوں کا مصداق، یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز عالم ہوتے ہیں۔

اِدھر دنیا کے بُت کدہ میں آفتابِ نبوّت کا ظہور ہوتا ہے، اُدھر ملک فارس[2] کے کسریٰ کے محل میں زلزلہ آتا ہے جس سے اس کے چودہ کنگرے گر جاتے ہیں۔ بحیرۂ ساوہ (ملک فارس کا ایک دریا) دفعۃً خشک ہو جاتا ہے۔ فارس کے آتشکدہ کی وُہ آگ جو ایک ہزار سال سے کبھی نہ بجھی تھی خود بخود سرد ہو جاتی ہے۔ (سیرۃ مغلطائی صفحہ ۵)

اور یہ درحقیقت آتش پرستی اور ہر گمراہی کے خاتمہ کا اعلان اور فارس و روم کی سلطنتوں کے زوال کی طرف اشارہ ہے۔

صحیح احادیث میں ہے کہ ولادت کے وقت آپؐ کی والدہ ماجدہ کے بطن سے ایک ایسا نور ظاہر ہوا کہ جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے۔

---

[1] اس پر اتفاق ہے کہ ولادت باسعادت ماہ ربیع الاوّل میں دوشنبہ کے دن ہوئی لیکن تاریخ کی تعیین میں چار اقوال مشہور ہیں، دوسری، آٹھویں، دسویں، بارھویں، حافظ مغلطائی نے دوسری تاریخ کو اختیار فرما کر دوسرے اقوال کو مرجوح قرار دیا ہے، مگر مشہور قول بارھویں تاریخ کا ہے یہاں تک ابن البزار نے اس پر اجماع نقل کر دیا اور اسی کو کامل ابن اثیر میں اختیار کیا گیا ہے اور محمود پاشا فلکی مصری نے جو نویں تاریخ کو بذریعہ حسابات اختیار کیا ہے یہ جمہور کے خلاف بے سند قول ہے اور حسابات پر بوجہ اختلاف مطالع ایسا اعتماد نہیں ہو سکتا کہ جمہور کی مخالفت اس کی بناء پر کی جائے۔ ہکذا فی الکرام

لوگ صبح کی نماز حضرت صدیق رضؓ کے پیچھے پڑھ رہے تھے کہ یکایک آپؐ نے حضرت عائشہ رضؓ کے حجرے کا پردہ کھول کر لوگوں کی طرف دیکھا اور تبسم فرمایا۔ صدیق اکبر رضؓ یہ دیکھ کر پیچھے ہٹنے لگے اور خوشی کی وجہ سے صحابہؓ کے قلوب نماز میں منتشر ہونے لگے

در نمازم خم ابروئے تو چوں یاد آمد
حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

آپؐ نے ان کو ہاتھ سے ارشاد فرمایا کہ نماز پوری کرو اور خود اندر تشریف لے گئے اور پردہ چھوڑ دیا اور اس کے بعد پھر باہر تشریف نہیں لائے، اسی روز ظہر کے بعد اس عالم سے انتقال فرما کر رفیق اعلیٰ کے ساتھ واصل ہوئے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون

صحیح بخاری کی روایت کے مطابق اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف تریسٹھ (۶۳) برس تھی[1]

آپؐ کے آخری کلمات

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ اس مرض کے دوران میں کبھی کبھی آپؐ چہرہ مبارک سے چادر اٹھا کر فرماتے تھے کہ یہود و نصاریٰ پر اس لئے خدا کی لعنت آئی ہے کہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا ہے۔ غرض یہ تھی کہ مسلمان اس سے بچیں (بخاری ص ۱۰۵)

آہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری لمحات میں جس چیز سے ڈرایا تھا وہ

[1] تاریخ وفات میں مشہور ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کو واقع ہوئی اور یہی جمہور مورخین لکھتے چلے آئے ہیں لیکن حساب سے کسی طرح یہ تاریخ وفات نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ بھی متفق علیہ اور یقینی امر ہے کہ وفات دوشنبہ کو ہوئی اور یہ بھی یقینی ہے کہ آپؐ کا حج ۹ ذی الحجہ روز جمعہ کو ہوا ان دونوں باتوں کے ملانے سے ۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ نہیں پڑتی اس لئے حافظ ابن حجرؒ نے شرح صحیح بخاری میں طویل بحث کے بعد اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ تاریخ وفات دوسری ربیع الاول ہے کتابت کی غلطی سے (۲ کا ۱۲) اور عربی عبارت میں ثانی شہر ربیع الاول کا ثانی عشر ربیع الاول ہو گیا۔ حافظ مغلطائیؒ نے بھی دوسری تاریخ کو ترجیح دی ہے۔ واللہ اعلم۔

روزنامہ جنگ لاہور میگزین ۲۷ ر فروری ۱۹۸۷ء بروز جمعہ ص ۲۲

عبدالغفار، شیخوپورہ

س۔۔۔ ۱۲ ربیع الاول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا اور وفات کا دن ہے، ایک طرف تو خوشی ہے اور دوسری طرف غمی ہے کیا اس دن جشن میلاد جائز ہے یا کہ غمی اور افسوس کرنا بہتر ہے؟

ج۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کے بعد بھی زندہ ہیں بلکہ پہلی حیات سے انتقال کے بعد کی حیات زیادہ قوی ہے" اس لئے غمی کا سوال پیدا نہیں ہوتا یہ بھی اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔

اگر معترضین بضد ہیں کہ وفات ۱۲ ربیع الاول ہی کو ہوئی تو اُن کے لئے مولوی عبدالرحمٰن دیوبندی مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور لکھتے ہیں کہ غم منانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

DAILY NAWA-I-WAQT MULTAN

روزنامہ نوائے وقت ملتان

بانی حمید نظامی مرحوم — ایڈیٹر مجید نظامی

ملتان، لاہور، راولپنڈی اور کراچی سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

WEDNESDAY OCTOBER 11, 1989

شمارہ	رجسٹرڈ نمبر	صفحات		جلد
۱۰۹	ایل ۳۵۹۹	۱۲	بدھ ۹ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ، ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء، ۲۶ اسوج ۲۰۴۶ب — ٹیلی فون نمبرز: ۲۲۸۱۱، ۳۳۱۶۴، ۷۵۴۹۳ — قیمت ۳ روپے	۱۳

بہاولپور میں ولادت نبیؐ کانفرنس

بہاولپور ۱۰/ اکتوبر (نامہ نگار) انجمن سپاہ صحابہ بہاولپور کے زیر اہتمام جمعرات ۱۲/ اکتوبر کو بعد نماز عشاء جامع الصادق بہاولپور میں ولادت نبیؐ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اس میں انجمن کے مرکزی صدر، مولانا حق نواز جھنگوی، مولانا ناصر علم، مولانا یوسف مجاہد، محمود اقبال، ڈاکٹر خادم حسین کے علاوہ دیگر سپاہ صحابہ کے مرکزی رہنما خطاب کریں گے۔

روزنامہ جنگ لاہور

1989 19 اکتوبر 1410ھ 7 ربیع الاول

12 ربیع الاول کو منصورہ میں سیرت النبیؐ کانفرنس منعقد ہوگی

لاہور (نمائندہ خصوصی) جماعت اسلامی پاکستان کے مرکز منصورہ کی جامع مسجد میں 12 ربیع الاول مورخہ 14 اکتوبر کو 10 بجے صبح عظیم الشان سیرت النبیؐ کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس کی صدارت سابق امیر جماعت اسلامی پاکستان میاں طفیل محمد کریں گے۔ کانفرنس سے قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی پاکستان، مفتی محمد حسین نعیمی، صاحبزادہ عبدالرحمن اشرفی، مولانا عبدالمالک، مفتی غلام سرور قادری، علامہ عنایت اللہ گجراتی، مولانا فتح محمد، مولانا خلیل حامدی، سید اسعد گیلانی اور حافظ محمد ادریس خطاب کریں گے۔ مشہور نعت خوان پروفیسر حفیظ تائب، سلیم ناز بریلوی اور ملک محمد حیات سرور گوئی کے حضور ہدیہ نعت پیش کریں گے۔

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی کا اظہار کرنے کے ثمرات

حال ہی میں پاکستان کے غیر مقلدین نے سعودی عرب کی امداد سے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے لڑکے عبداللہ کی کتاب "مختصر سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم" شائع کی ہے اس کتاب کے ایک صفحہ کا عکس شائع کیا جا رہا ہے۔

اس عبارت کا ترجمہ یہ ہے :۔

"ابولہب کو اس کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اسے پوچھا گیا کہ تیرا کیا حال ہے ؟ وہ بولا میں تو آگ میں ہوں تاہم ہر پیر (سوموار) کو میرے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے اور انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ (ہر پیر کو) میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے جسے میں پیتا ہوں اور مجھے یہ تخفیف اس وجہ سے ملتی ہے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا جب اس نے مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خبر دی تھی"

شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی آگے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے امام ابن جوزی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

"جب ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے جس کے بارے میں قرآن میں مذمت نازل ہوئی کہ اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کی رات خوشی کرنے پر یہ جزاء (عذاب سے تخفیف) دی جاتی ہے تو اس توحید کو ماننے والے مسلمان امتی کا کیا حال ہو گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کی خوشی منائے"

مختصر سيرة الرسول صلى الله عليه وسلم

تاليف

الامام الاعلام الشيخ عبد الله بن الشيخ محمد بن عبد الوهاب رحمهم الله

على نفقة

الشيخ ابراهيم بن علي الصبان

غفر الله له ولوالديه وذريته ولجميع المسلمين

يوزع مجاناً

اهتم بطبعه

محمد عبد الغفور ابن محمد اسماعيل
رئيس
جامعة العلوم الاثرية
جهلم — پاكستان

احمد شاكر
صاحب
المكتبة السلفية
بلاهور — پاكستان

١٣٩٩ هـ
سنة
١٩٧٩ م

وأرضعته ﷺ ثويبة عتيقة أبي لهب ، أعتقها حين بشرته بولادته ﷺ . وقد رؤي أبو لهب بعد موته في النوم فقيل له: ما حالك ؟ فقال : في النار ، إلا أنه خُفف عني كل اثنين ، وأمص من بين إصبعي ماء - وأشار برأس إصبعه - وإن ذلك باعتاق ثويبة عندما بشرتني بولادة النبي ﷺ وبإرضاعها له . قال ابن الجوزي : فاذا كان هذا أبو لهب الكافر الذي نزل القرآن بذمه جوزي بفرحه ليلة مولد النبي ﷺ به فما حال المسلم الموحد من أمته ﷺ يسر بمولده ؟ وثويبة مولاة أبي لهب أول من أرضعه بعد أمه بلبن ابنها مسروح ، وأرضعت أيضا مع رسول الله بلبن ابنها مسروح حمزة عم رسول الله ، وأباسلمة بن عبد الأسد المخزومي . ثم أرضعته ﷺ حليمةُ السعدية

لیکن افسوس کے ساتھ عرض ہے کہ اگر آج کوئی مُسلمان اُمّتی میلاد کی خوشی منا تاہے تو اُسے بدعتی، مشرک، گمراہ اور فضول خرچ جیسے القاب سے نوازا جاتاہے اور تحریر و تقریر کے ذریعے اپنی جہالت و ہٹ دھرمی کا اظہار کیا جاتاہے۔

؎ ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے۔

جلوسِ جشنِ میلادُالنبی صلے اللہ علیہ وسلم

دیوبندی مولوی اپنی تقریروں میں کہا کرتے ہیں کہ کیا کسی صحابی نے عید میلاد کا جلوس نکالا؟
اس کے جواب میں ہم اُن ہی گھر سے عید میلاد النبی کے جلوس کا ثبوت دے رہے ہیں،

عکس

روزنامہ جنگ لاہور شمارہ ۲۳ ستمبر ۱۹۸۹ء بروز ہفتہ

12 ربیع الاول [illegible]
سیرت النبی کا جلوس نکلے گا
پیپلز پارٹی نے قادیانیوں [illegible]
دستبردار کر دی ہے : سید عطاء المحسن بخاری

کمالیہ (نامہ نگار) تحریک تحفظ ختم نبوت کے کنوینر اور مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری جنرل سید عطاء المحسن بخاری نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت نے قادیانیوں کی سرپرستی شروع کر دی ہے اور ہم کسی مصلحت کے تحت گوریلا نہ پر براہ راست اقدام پر مجبور ہوں گے یہاں ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت نے اقوام متحدہ میں پاکستانی سفارتخانوں اور اندرون ملک نہایت

باقی صفحہ ۷ کالم ۸)

بقیہ: عطاء المحسن بخاری

حساس عہدوں پر قادیانیوں کو تعینات کر کے مرزائیت نوازی کا ریکارڈ قائم کر دیا ہے انہوں نے کہا کہ انڈونیشیا کے پاکستانی سفارت خانے میں مرزائی سفیر نے پاکستانی سکول میں متعدد قادیانی اساتذہ بھرتی کر رکھے ہیں جو اسلام اور پاکستان کے خلاف زہریلا پراپیگنڈہ کر رہے ہیں انہوں نے اعلان کیا کہ 12 ربیع الاول کو ربوہ میں حسب سابق سیرت النبی ؐ کا عظیم الشان جلوس نکالا جائے گا جو مسجد احرار ربوہ سے شروع ہو کر بخاری مسجد جا کر اختتام پذیر ہو گا۔

ربوہ میں عید میلاد النبیؐ کا جلوس نکالا گیا

لاہور ۱۱ جنوری (پ ر) تحریک طلبہ اسلام اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ربوہ شہر میں قیام پاکستان کے بعد پہلی مرتبہ عید میلاد النبیؐ کا جلوس نکالا گیا جلوس کی قیادت تحریک کے مرکزی قائدین محمد عباس نجمی شاہد محمود کاشمیری اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے قاری یاسین گوہر قاری اللہ یار ارشد سید تقی سرور میاں مشتاق اور جمیل راجہ نے کی جلوس ربوہ کے مختلف بازاروں کا چکر لگاتا ہوا مسجد احرار ربوہ میں جا کر ختم ہوا جلوس کے شرکاء شان رسالت زندہ باد ختم نبوت زندہ باد رہبر و رہنما مصطفےٰ مصطفےٰ شہدائے ختم نبوت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری زندہ باد اور جشن عید میلاد النبیؐ زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے جلوس کے دوران مختلف مقامات پر قائدین نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقاریر کیں۔

حسن البنا شہیدؒ کی ڈائری

مترجم: خلیل احمد حامدی

اسلامک پبلیکیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ
۱۳-ای شاہ عالم مارکیٹ لاہور (پاکستان)

یہ کتاب جماعت اسلامی پاکستان کے ایک ادارہ "اسلامک پبلیکیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں حسن البنا مصری صدر جماعت اخوان المسلمین مصر نے عید میلاد النبی کے جلوس میں شامل ہونے کا ایک واقعہ لکھا ہے۔ عکس ملاحظہ فرمائیں۔

کی مُنافی تھی۔ ہمیں ہر اُس بات سے نفرت تھی جو دین کی ظاہری نصوص و احکام کے منافی ہو۔ ہم سلسلہ ہائے تصوف سے نسبت رکھنے والوں پر ہمیشہ یہ نکیر کرتے رہتے تھے کہ وہ اسلام کی تعلیمات سے انحراف کر رہے ہیں۔ ہم طریقۂ حصافیہ کے ارادت مند تو تھے اور عبادت و ذکر اور آداب سلوک کی قدر و قیمت کے بھی ہم کامل اخلاص کے ساتھ قائل رہتے مگر ہماری فکر آزاد تھی۔ لکیر کے فقیر نہ تھے۔

ایک مثالی کردار

مجھے یاد ہے کہ جب ربیع الاول کا مہینہ آتا تو یکم ربیع الاول سے لے کر ۱۲ ربیع الاول تک معمولاً ہر رات ہم حصافی اخوان میں سے کسی ایک کے مکان پر محفلِ ذکر منعقد کرتے اور میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس بنا کر باہر نکلتے۔ اتفاق سے ایک رات برادرم شیخ شلبی الرجال کے مکان پر جمع ہونے کی باری آ گئی۔ ہم عادۃً عشار کے بعد اُن کے مکان پر حاضر ہوئے۔ دیکھا کہ پورا مکان خوب روشنیوں سے جگمگا رہا ہے، اسے خوب صاف و شفاف اور آراستہ و پیراستہ کیا جا چکا ہے۔ شیخ شلبی الرجال نے رواج کے مطابق حاضرین کو شربت اور قہوہ اور خوشبو پیش کی۔ اس کے بعد ہم جلوس بن کر نکلے۔ اور بڑی مسرت و انبساط کے ساتھ مروجہ مناقب اور نظمیں گاتے رہے۔ جلوس ختم کرنے کے بعد ہم شیخ شلبی الرجال کے مکان پر واپس آ گئے۔ اور چند لمحات اُن کے پاس بیٹھے رہے۔ جب اُٹھنے لگے تو شیخ شلبی نے بڑے لطافت آمیز اور ہلکے پھلکے تبسم کے ساتھ اچانک یہ اعلان کیا کہ: "اِن شاء اللہ کل آپ حضرات میرے ہاں علی الصبح تشریف لے آئیں تاکہ روحیہ کی تدفین کر لی جائے۔" روحیہ شیخ شلبی کی اکلوتی بچی ہے۔ شادی کے تقریباً ۱۱ سال بعد اللہ نے شیخ کو عطا کی ہے۔ اس

بچی کے ساتھ انہیں اس قدر شدید محبت و وابستگی ہے کہ دورانِ کام بھی اُسے جُدا نہیں کرتے۔ یہ بچی نشو ونما پا کر اب جوانی کی حدود میں داخل ہو چکی ہے۔ شیخ نے اس کا نام روحیہ تجویز کر رکھا ہے کیونکہ شیخ کے دل میں اسے وہی مقام حاصل ہے جو جسم میں روح کو حاصل ہے۔ شیخ کی اس اطلاع پر ہم بھونچکے رہ گئے۔ عرض کیا: روحیہ کا کب انتقال ہوا؟ فرمانے لگے: "آج ہی، مغرب سے تھوڑی دیر پہلے"۔ ہم نے کہا: آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہ اطلاع کر دی۔ کم از کم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس کسی اور دوست کے گھر سے نکالتے۔؟ کہنے لگے: جو کچھ ہوا بہتر تھا۔ اس سے ہمارے حزن وغم میں تخفیف ہو گئی۔ اور سوگ مسرت میں تبدیل ہو گیا۔ کیا اس نعمت سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی کوئی اور نعمت درکار ہے؟ گفتگو نے درس تصوف

اتوار، ۲ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ ۱۳ مارچ ۱۹۸۳ء

مولانا داؤد غزنوی مرحوم کا ایک کارنامہ؟

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی مرحوم پر جو کام لکھا گیا اس کے بارے میں خطوط اب تک آرہے ہیں ایک خط ناظم آباد فیصل آباد سے محمد ابراہیم صاحب نے لکھا ہے اس کے مندرجات کی صحت کے بارے میں میں کچھ عرض نہیں کر سکتا ممکن ہے احرار کے رہنما اس بارے میں کچھ کہہ سکیں یا پھر اہل حدیث علماء ہی اس کی تردید یا توثیق میں قلم اٹھائیں بہرحال بات ہے بڑی دلچسپ سب جانتے ہیں مولانا غزنوی مرحوم اہلحدیث مسلک کے جید عالم تھے مگر مراسلہ نگار نے لکھا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے یوم ولادت کو وسیع پیمانے پر منانے کی تجویز انہوں نے ہی پیش کی تھی سلسلہ خط۔ لکھتے ہیں

"آپ نے روزنامہ جنگ کی ایک گذشتہ اشاعت میں حضرت مولانا داؤد غزنوی امرتسری پر ایک مضمون سپرد قلم کیا تھا جس میں آپ نے مولانا مرحوم کی سیاسی زندگی اور دینی حیثیت پر روشنی ڈالی تھی مگر ان کا ایک کارنامہ جس کا ثواب انشاء اللہ رہتی دنیا تک ان کو ملتا رہے گا نظر انداز کر دیا یا شاید اکثر لوگوں کی طرح آپ بھی اس بات سے واقف نہ ہوں یہ بات سب کو معلوم ہے کہ ۱۹۳۰ء تک اس برصغیر میں مسلمان محسن انسانیت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے یوم ولادت کی اہمیت سے بالکل غافل تھے خال خال لوگ بارہ وفات کے نام سے کچھ حلوہ کھیر پر ختم شریف پڑھ کر بچوں یا غرباء میں تقسیم کر دیتے تھے مولانا مرحوم کے ایماء پر مجلس احرار اسلام کی ورکنگ کمیٹی سے ایک ایجنڈا جاری ہوا جس کا متن "احیائے یوم ولادت سرور عالم" تھا مجلس کے ایک شاعر ور کر جناب غلام نبی جانباز نے ایجنڈا تقسیم کیا اور مقررہ تاریخ پر مجلس احرار کے دفتر میں جو بیٹھک تک کے سامنے والی بلڈنگ کی اوپر والی منزل کی

مشاہدات وتاثرات

علمائے دیوبند
اور
علمائے غیر مقلدین
کے لئے
لمحۂ فکریہ

مولانا کوثر نیازی

بیٹھک میں تھا اجلاس منعقد ہوا افتتاحی تقریر مولانا داؤد غزنوی کی تھی انہوں نے اجلاس کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا "صاحبو! یوں تو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہبری کے لئے کثیر تعداد میں پیغمبر مبعوث فرمائے لیکن عرصہ دراز سے صرف دو ہستیں قابل ذکر چلی آرہی ہیں مسیحی اور مسلم مسیحی دنیا بھر میں اپنے نبی کا یوم ولادت بڑے تزک و احتشام سے مناتے ہیں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ اسلامی دنیا محسن انسانیت کے جشن ولادت کا کوئی اہتمام نہیں کرتی آج کا اجلاس اسی غرض سے بلایا گیا ہے میں مولانا عبدالکریم صاحب مباہلے سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اس ضمن میں کوئی طریقہ تجویز فرماویں"۔
اس پر مباہلہ صاحب نے بارہ ربیع الاول کے دن ایک جلوس کی تجویز پیش کی جس پر مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے فرمایا کہ اس سلسلے میں دو چار دن پہلے کچھ

علاقوں میں سیرت پاک پر جلسے منعقد کیے جائیں تاکہ لوگ شامل جلوس ہونے پر آمادہ و تیار ہوں حکیم شیخ حسام الدین نے فرمایا کہ اس کے لئے پوسٹر شائع کرنے اور لاؤڈ سپیکروں اور دریوں وغیرہ کے لئے ایک اچھی خاصی رقم درکار ہوگی ایک صاحب تاثر ہو کر بولتے تو کہنے لگے ہم چندہ وغیرہ مانگنے کو تیار نہیں لوگ پہلے ہی ہم کو "کنگلا خود" کہتے ہیں آخر چودھری افضل حق کی تجویز پر ایک روپیہ کی رسید کی ایک ایک صد کی کاپیاں بنوا کر خاص خاص ورکروں میں تقسیم کرنے کی تجویز منظور ہوئی بنک کے چیک کے طریقے پر ان خوبصورت رسیدوں پر لکھا تھا "برائے جشن میلاد النبی" اجلاس کی کارروائی سے لاہور سیالکوٹ گوجرانوالہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کے دفتروں کو مطلع کیا گیا اور ایسا ہی عمل اختیار کرنے کو لکھا گیا چنانچہ پورے پنجاب میں سیرت پاک پر جلسے ہوئے بڑے بڑے علمائے دین نے مسلمانوں کے دلوں کو حب رسول سے گرما دیا مولانا داؤد غزنوی پھولے نہ سماتے تھے بغل میں سپیشل شدہ کلہاڑی ہاتھ میں رسید بک کی کاپی ادھر ادھر دوڑے پھر رہے تھے عید میلاد النبی کا سب سے پہلا جلوس امرتسر انجمن پارک سے نکلا آگے آگے ایک کار میں حفیظ جالندھری کا سلام لاؤڈ سپیکر پر گونج رہا تھا اس کے بعد ٹولیوں کی ٹولیاں ٹرکوں گھوڑوں اور سائیکلوں پر نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت بلند کرتی جا رہی تھیں کفار حیرت زدہ تھے۔۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ مولانا داؤد غزنوی مرحوم کو ان کی اس سعی جمیل کا اجر عطا فرمائے۔۔۔۔۔۔

سلام و قیام

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی سنہ ۱۰۵۲ھ کی دُعا

علمائے دیوبند کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا فیصلہ

اردو
اخبار الاخیار

مُصنّف

ابوالمجد شیخ عبدالحق محدث دہلوی

مُترجمین

مولانا سبحان محمود صاحب استاد الحدیث دارالعلوم

مولانا محمد فاضل صاحب دارالعلوم

اس کتاب میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی مشہور و معروف تصنیف
اخبار الاخیار ہند و پاک کے تقریباً تین سو اولیائے کرام وصوفیائے عظام کا مشہور و
مستند تذکرہ ہے جس میں علماء و مشائخ کی پاکیزہ زندگیوں کی دل آویز داستانیں
پوری تحقیق سے لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب ایک قابل قدر تاریخی و علمی شاہکار ہونے
کے علاوہ حکمت و نصائح اور پاکیزہ تعلیمات کا بیش بہا ذخیرہ ہے

ناشر

مدینہ پبلشنگ کمپنی - بندر روڈ کراچی

اپنی مشکلات بیان کرتا ہوں وہ حقیقت حال پر غور کئے بغیر وہ بات کہتا ہے، جو میرے لئے کار آمد نہیں اور میرے درد کا علاج نہیں، نیز اکثر لوگ میری تکالیف سن کر کچھ دوسری غرض سمجھتے ہیں۔

اے اللہ! تو میری حقیقی حالت، میری غرض، میرے مقصد، میرے مطلب اور میری نیت سے بخوبی واقف ہے، میں اپنی سچی نیت کا کوئی دعویٰ نہیں کرتا کیونکہ تجھ سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے، اس پر بھی میں اپنی سچی نیت اور اچھے اعمال کا تجھ رحیم وکریم سے سوال کر رہا ہوں۔

اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جسے آپکے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں، میرے تمام اعمال میں فساد نیت موجود رہتی ہے، البتہ مجھ حقیر فقیر کا ایک عمل صرف تیری ذات پاک کی عنایت کیوجہ سے بہت شاندار ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی وانکساری محبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلے اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتا رہا ہوں۔

اے اللہ! وہ کونسا مقام ہے جہاں میلاد مبارک سے زیادہ تیری خیر وبرکت کا نزول ہوتا ہے؟ اس لئے اے ارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائیگا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود وسلام پڑھے اور اس کے ذریعہ دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہو سکتی۔

اے اللہ! میرے شوق طلب کو اور زیادہ کر اور صداقت کی پیاس زیادہ بڑھا تو نے جو نعمتیں دی ہیں انھیں نہ چھین اور رزق دیا ہے وہ واپس نہ لے تو نے جو بشارت دی ہے اُسے پُر اثر بنا، کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! میری خواہش ہے کہ ہر لمحہ ایک نئے طرز سے تیرے دربار میں سوالی بن کر حاضری دوں اور جو کچھ دل میں ہے وہ زبان پر لاؤں، تو نے میرے دل میں اپنا جو درد رکھ دیا ہے اُسے مجھ سے زیادہ تو ہی خوب جانتا ہے اور انجام کار جو چیز میرے دل میں نہیں سماتی اس سے بھی تو ہی

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ط

شمائم امدادیہ

اردو ترجمہ

نفحات مکیہ من مآثر امدادیہ

یعنی

حضرت مولانا شاہ حاجی محمد امداد اللہ صاحب مہاجر مکی حنفی چشتی قادری نقشبندی سہروردی

کے حالات مبارکہ، ملفوظات اور تصوف سے سرشار مضامین کا مجموعہ

ناشران

کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ مغربی پاکستان

کی میسر ہوئی یا دیدار پروردگار جو کچھ مسموع ہوگا یا قلب پر وارد ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وارد ہوگا یا خدائے پاک کی طرف سے پس حدیث کشفی نام رکھنے میں کیا مضائقہ ہے اور ہمارے علماء اس زمانہ میں جو کچھ قلم میں آتا ہے بے محابا فتویٰ دے دیتے ہیں۔ علمائے ظاہر کے لئے علم باطن بہت ضروری ہے بدوں اس کے کچھ کام درست نہیں ہوتا۔ فرمایا ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہئے اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں۔ فرمایا واسطے تقویت حافظہ کے یا علیم علمنی ما لم اکن اعلم یا علیم اکتالیس بار بعد نماز عصر پڑھنا چاہئے اور سورہ فاتحہ بعد نماز فجر گیارہ بار پڑھنا چاہئے یا روٹی پر لکھ کر کھالیں۔ فرمایا ؎

یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اس میں زمان عام نہیں ہے بلکہ مخصوص ہے جب لِي مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ میسر ہو وہ وقت مراد ہے اور فرمایا کہ ایک قسم میں ولایت حاصل کرنے کے لئے خدمت کرنا چاہئے جیسے کہ حضرت شاہ بھیک رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت ابو المعالی قدس سرہٗ اپنے مرشد کی انواع اقسام کی خدمت کرتے تھے اور بڑی مشقت کرتے تھے دن کو دن اور رات کو رات نہیں جانتے تھے۔ ایک دن شاہ صاحب نے نکال دیا (یہ نکالنا بزرگوں کا محض ظاہری ہوتا ہے لیکن قلب سے کھینچتے ہیں) حضرت شاہ بھیک صاحب شہر کے گرد گھومنے لگے ایک دن شاہ صاحب کی اہلیہ نے کہا کہ تم نے ایسے بھیک کو نکال دیا اگر وہ ہوتا تو کوئی کام کرتا شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے نکال دیا ہے تم نے تو نہیں نکالا بلا لو غرضکہ شاہ بھیک کو طلب کرکے کوٹھے کی چھت بنانے کا حکم دیا حضرت شاہ بھیک بے تکلف اکیلے بنانے لگے اور بڑی بڑی لکڑیوں کو کاٹ و تراش کر چھت بنانا شروع کیا حضرت کو یہ خدمت پسند آئی کیونکہ ان کی مشقتیں انتہا کو پہنچ گئیں تھیں حضرت شاہ صاحب

گفتگو میں میں نے کہا کہ مقصود تحصیلِ علم سے اگر صرف جاننا ہے تو مسجدیں منہدم کر کے مدارس بنوانے چاہئیں مولوی صاحب ساکت ہوئے یوں ہی دیر تک گفتگو رہی میں مختصر جواب دیتا رہا بعدہ تمام رات مولوی صاحب بے قرار رہے اور میں پشیمانی میں گرفتار رہا مجھ کو زیبا نہ تھا کہ عالم سے مقابلہ کروں صبح کو مولوی صاحب نے آدمی بھیج کر صلح کر لی افسوس کہ اب میرے دوستوں سے کوئی نہیں رہا۔ جب مثنوی شریف ختم ہو گئی بعد ختم حکم شربت بنانے کا دیا اور ارشاد ہوا کہ اس پر مولانا روم کی نیاز بھی کی جائے گی۔ گیارہ گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھ کر نیاز کی گئی اور شربت بٹنا شروع ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ نیاز کے دو معنی ہیں ایک عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسروں کے واسطے نہیں ہے بلکہ ناجائز و شرک ہے دوسرے خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہنچانا یہ جائز ہے لوگ انکار کرتے ہیں اس میں کیا خرابی ہے اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہیئے نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کیا جائے ایسا امور سے منع کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولد شریف اگر بوجہ آنے نام آنحضرت کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اس میں کیا خرابی ہے جب کوئی آتا ہے تو لوگ اس کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں اگر اس سردارِ عالم و عالمیان (روحی فداہ) کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا۔ ایک شخص نے اجمیر شریف کہا دوسرے نے کہا اجمیر۔ اجمیر ہے شریف کیونکر ہو گیا اس نے جواب دیا کہ تمہارا فراج تو شریف کہا جاوے اس پر خوش ہوتے ہو اور منع نہیں کرتے ہو اور اجمیر کی شرافت کہ مقبولان الٰہی کی وجہ سے پیدا ہوئی (شرافت) اس کا ایسا انکار جب منکر نکیر قبر میں آتے ہیں مقبولان الٰہی سے کہتے ہیں کہ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ عرس کہ رائج ہے اسی سے ماخوذ ہے اگر کوئی اس دن کو خیال رکھے اور اس دن میں عرس کرے تو کونسا گناہ لازم ہوا مولانا محمد اسحٰق صاحب عشرہ محرم کے دن بادشاہ کے پاس تشریف لے گئے بادشاہ چونکہ سونے کے کپڑے پہنے تھا آستین سے بند کر لیا اور جب تک مولانا بیٹھے رہے مودب بیٹھا رہا اس مجلس میں مرثیہ شہادت بھی پڑھی جاتی تھی ایک خادم نے کہا کہ گو بادشاہ درویش ہوتے تھے فرمایا کہ بادشاہ در اصل وہی ہے جو گدا ہو سے

گدا بادشاہ است و نامش گدا

البتہ اہل ہنود مولد شریف میں اکثر ایسے اشعار پڑھتے ہیں جن میں پیغمبروں کی اہانت ہوتی ہے یہ

خوشی کے موقع پر مٹھائی تقسیم کرنا

غیر مقلدین سے ایک سوال

بخاری شریف کے ختم پر ہر سال اپنی مخصوص مسرت کا اظہار کرنا اور اس مخصوص مسرت کے لئے اکٹھے ہونا، خصوصیت کے ساتھ اس موقع کے لیے مٹھائی تیار کرانا اور تقسیم کرنا اس ختم کو جشنِ بخاری کا نام دینا، قرآن وحدیث یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کہیں ثابت ہے؟ اگر اس کے جواب میں یہ کہا جائے کہ جناب اس میں کیا برائی ہے ایک نیک کام ہے تو جناب محفل ذکر ولادت شریفہ میں کیا برائی ہے، تلاوت، نعت اور فضائل و سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو نیک کام ہیں۔

رسالہ محدث دہلی

۸

جشن بخاری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا اصح ترین مجموعہ بخاری شریف کے ختم ہونے پر دارالحدیث رحمانیہ دہلی کے علم دوست مہتمم ہر سال اپنی خصوصی مسرت کا اظہار فرماتے ہیں اور رب کے اس خصوصی انعام واحسان کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس نے ان کو اپنے مقدس رسول فداہ ابی وامی کے مستند اور موثق اقوال وافعال کی تبلیغ وتعلیم کی توفیق اس معتبر اور مقبول کتاب کے ذریعہ عطا فرمائی۔

چنانچہ اس سال بھی جب تعلیمی سال ختم ہوتے ہوتے نصاب مدرسہ کی تکمیل ہو رہی تھی تو یہ مبارک کتاب ۱۹ جمادی الاخری سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۵ رجولائی سنہ ۱۹۴۱ء کو منگل کے دن اپنی سابقہ روایات کے مطابق اختتام پذیر ہوئی۔

تقریباً ۸ بجے صبح مدرسہ کا سارا اسٹاف حضرت شیخ الحدیث کی درسگاہ میں جمع ہو گیا۔ اور آپ نے کتاب مذکور کے آخری باب اور اس کی آخری حدیث پر بسط کے ساتھ، حشو و زوائد سے پاک ایک نہایت پر مغز اور محققانہ تقریر فرمائی۔ دعاء خیر وبرکت کے بعد جب مجلس برخاست ہوئی تو مہتمم صاحب کی طرف سے تمام حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی گئی جو بہت کافی مقدار میں خصوصیت کے ساتھ اس موقع کیلئے تیار کرائی گئی تھی۔

دعا ہے کہ باری تعالیٰ اس قدر شناسی اور علم پرور مہتمم پر ہمیشہ اپنی برکتوں اور رحمتوں کی بارش برسائے اور اپنا فضل وکرم ان کے شامل حال رکھے۔ آمین۔

میاں چنوں (نمائندہ جنگ) جمعیت اہلحدیث پاکستان کے نائب ناظم اعلیٰ علامہ حبیب الرحمن یزدانی مرحوم کی بیوہ کے ہاں بیٹے کی ولادت کی خوشی میں جامع مسجد اہلحدیث میاں چنوں میں جماعت کے سرکردہ افراد چوہدری احمد علی، حاجی محمد یٰسین، حاجی محمد اصغر، حاجی محمد اشرف، بلال مجید اور حافظ عبدالستار حماد کی جانب سے مٹھائی تقسیم کی گئی اور بچے کی صحت کیلئے دعا کی گئی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کی خوشی میں ۱۲ ربیع الاول کو مٹھائی تقسیم کرنے پر ناراض ہونے والے غیر مقلدین مذکورہ بالا خبر پڑھیں اور انصاف سے جواب دیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کی خوشی میں مٹھائی تقسیم کرنے کو بدعت قرار دینے والوں کے پاس مولوی حبیب الرحمٰن یزدانی کے بیٹے کی پیدائش کی خوشی میں مٹھائی تقسیم کی کونسی دلیل ہے۔

ثمینہ ناز ۔۔۔ گجرات
س: ۔۔۔ جس چیز پر ختم ہوا ہو کیا اس کا استعمال کرنا
جائز ہے
ج ۔۔۔ جائز ہے

روزنامہ جنگ لاہور جمعہ میگزین
۱۴ تا ۲۰ نومبر ۱۹۸۶ء ص ۱۷

روزنامہ جنگ جمعہ میگزین، ۱۴ تا ۲۰ نومبر ۱۹۸۶ء ص ۱۷

مولوی عبد الرحمٰن دیوبندی کا فتویٰ، محفل میلاد کی شیرینی کھانے سے منہ بسورنے والے دیوبندی پڑھیں اور آئندہ ختم کی چیز کھانے سے انکار کر کے اپنے مسلک کی مخالفت نہ کریں۔

یوم منانا

پاکستان میں سب سے زیادہ چھپنے والا

روزنامہ نوائے وقت ملتان

DAILY NAWA-I-WAQT MULTAN

بانی حمید نظامی مرحوم

ایڈیٹر مجید نظامی

لاہور، کراچی، راولپنڈی اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

شمارہ	رجسٹرڈ نمبر ایل		جلد
۱۱۰	۴۵۹۹	پیر ۲۰ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۱ء ۳ کاتک ۲۰۳۸ بکرمی — قیمت ایک روپیہ	۴

یوم محمود ۱۲ اور ۱۳ نومبر کو منایا جائے گا

ملتان ۱۸ اکتوبر (پ ر) مرکزی مجلس منتظمہ برائے یوم محمود کا اجلاس آج دفتر نو بہار گیٹ منعقد ہوا۔ مفتی محمود کی یاد میں اجتماع کی تاریخیں ۱۲، ۱۳ نومبر مقرر ہوئیں۔ اس عظیم اجتماع کو شایان شان طریقے سے منانے کیلئے صوبائی سطح پر نگران مقرر کئے گئے۔ جناب محمد ادریس کو پنجاب، محمد فاروق قریشی کو سندھ، مولانا عبدالحکیم اکبری کو سرحد اور حافظ حسین احمد کو بلوچستان کا نگران مقرر کیا گیا۔ ایک مرکزی رابطہ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جو ملک بھر میں یوم محمود کو منظم طور پر منانے کے کام کی نگرانی کرے گی۔ کمیٹی مولانا سید عبدالمجید ندیم، خواجہ محمد عبدالرؤف صدیقی اور اکرم القادری پر مشتمل ہے۔ یہ کمیٹی ۲۰ اکتوبر سے کراچی، سکھر، کوئٹہ کا دورہ شروع کرے گی۔ جو ایک ہفتہ جاری رہے گا۔

کسی مولوی یا مفتی کی یاد میں دن منانا، اجتماع کرنا، تاریخیں مقرر کرنا۔ کیا قرآن وحدیث میں یا آثار صحابہؓ میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔

جلد نمبر ۳۳ نمبر ۱۹۲ جمعرات ۸ جنوری ۱۹۸۱ء ۲ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ ۲۵ پوہ ۲۰۳۷ب
پوسٹ بکس نمبر ۲۲۶ فون نمبر ۷۶۶۸۰، ۷۵۵۰۰ قیمت ایک روپیہ

مولانا رشید احمد گنگوہی کی یاد میں تقریب

ملتان ۸ جنوری۔ جامع مسجد پیر لعل شاہ خونی برج میں ۹ جنوری کو ایک بجے دوپہر عظیم روحانی پیشوا مولانا رشید احمد گنگوہی کی یاد میں ایک تقریب ہوگی جس کی صدارت وحید الزمان مظفر کریں گے جبکہ عبداللہ خادم مہمان خصوصی ہوں گے۔

مولانا قاسم نانوتوی کی یاد میں جلسہ

ملتان ۸ جنوری۔ قادر پور راں میں تنظیم خدام اہل اسلام کی جامع مسجد میں ۹ جنوری کو یوم مولانا قاسم نانوتوی منایا جائے گا۔ جس میں مولانا محمد صادق صدیقی خطاب کریں گے۔

جشن میلاد النبیؐ کی تقریب

ملتان ۸ جنوری۔ عید گاہ مظفر آباد ملتان میں ۹ جنوری کو بعد نماز جمعہ میلاد النبی صلعم پر ایک جلسہ ہوگا جس سے تنظیم اہلسنت پاکستان کے صدر ممتاز عالم دین مولانا عبدالستار تونسوی اور عبداللہ خادم خطاب کریں گے۔

شمارہ ۷ دسمبر ۱۹۸۲ء

مولانا شبیر عثمانیؒ کا دن منایا جائے گا

سیالکوٹ (نمائندہ جنگ) جامعہ فاروقیہ جامع مسجد حنفیہ گھسیاراں میں بزم اسلاف کے راہنماؤں کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ ۱۰ دسمبر کو قائد تحریک پاکستان شیخ الاسلام حضرت علامہ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کا یوم منایا جائے گا۔ اس سلسلے میں ایک پانچ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو انتظامات کا جائزہ لے گی۔ شرکاء اجلاس مولانا محمد انور قاسمی، قاری محمد اشفاق نعمانی، مولانا عبدالماجد، قاری محمد اقبال، حافظ عبدالشکور اور قاری محمد حیات نے مطالبہ کیا کہ حکومت مولانا عثمانیؒ کا دن قومی سطح پر منانے کا اہتمام کرے۔

روزنامہ نوائے وقت ملتان

DAILY NAWA-I-WAQT MULTAN

حضرت عثمان غنیؓ کا یوم شہادت سرکاری طور پر منایا جائے

ملتان (سٹاف رپورٹر) انجمن سپاہ صحابہ ملتان نے ایک اجلاس کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور دوسرے خلفائے راشدین کا یوم شہادت سرکاری طور پر منایا جائے۔ اجلاس سے انجمن کے سالار اعلیٰ [illegible] اقبال، [illegible] اور محمد [illegible] نے بھی اظہار خیال کیا۔

انجمن سپاہ صحابہ سے دریافت کیا جاتا ہے کہ حضرت عثمان غنی اور دوسرے خلفائے راشدین کے یوم شہادت منانے کا ثبوت قرآن و حدیث میں یا خلفاء راشدین کے زمانے میں یا تابعین یا تبع تابعین یا آئمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں اگر ملتا ہے تو شائع کریں اگر اس کا کہیں ثبوت نہیں ملتا تو۔ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کس منہ سے اعتراض کیا جاتا ہے؟

روزنامہ جنگ لاہور

(ایڈیشن)

۹ اکتوبر ۱۹۸۹ء

مولانا مفتی محمود کی یاد میں 24 اکتوبر کو مسجد شہداء میں کانفرنس منعقد ہو گی

لاہور (نامہ نگار خصوصی) جمعیت العلماء اسلام کے سابق سربراہ مولانا مفتی محمود کی یاد میں 24 اکتوبر کو بعد از نماز مغرب مسجد شہداء میں کانفرنس منعقد ہو گی جس کی صدارت [illegible] کے سرپرست مولانا خان محمد خان کریں گے اور جمعیت العلماء ہند کے سربراہ مولانا اسعد مدنی مہمان خصوصی ہوں گے جبکہ قومی اسمبلی کے سپیکر ملک معراج خالد، قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے لیڈر غلام مصطفیٰ جتوئی، بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نواب اکبر بگٹی، قومی اسمبلی کے رکن نوابزادہ نصر اللہ خان، خان عبدالولی خان اور دیگر اہم شخصیات کونسل سے خطاب کریں گی۔

بدعت کی تعریف

بدعت کی تعریف مودودی کے قلم سے

غلاف کعبہ کی نمائش کے سلسلے میں مودودی صاحب پر اعتراض کیا گیا کہ غلاف کعبہ کی نمائش و زیارت اور اسے جلوس کے ساتھ روانہ کرنا ایک بدعت ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلافت راشدہ کے دور میں کبھی ایسا نہیں کیا گیا حالانکہ غلاف اس زمانہ میں بھی چڑھایا جاتا تھا۔

مودودی صاحب اس کا جواب لکھتے ہیں۔

ایشیا لاہور۔ جلد ۲۷ شمارہ ۱۸ ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ
۴ مئی ۱۹۸۰ء

کسی فعل کو بدعت مذمومہ قرار دینے کے لئے صرف یہی بات کافی نہیں ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ ہوا تھا۔ لغت کے اعتبار سے تو ضرور ہر نیا کام بدعت ہے مگر شریعت کی اصطلاح میں جس بدعت کو ضلالت قرار دیا گیا ہے اس سے مراد وہ نیا کام ہے جس کے لئے شرع میں کوئی دلیل نہ ہو، جو شریعت کے کسی قاعدے یا حکم سے متصادم ہو جس سے کوئی ایسا فائدہ حاصل کرنا یا کوئی ایسی مضرت رفع کرنا مقصود نہ ہو جس کا شریعت میں اعتبار کیا گیا ہے، جس کا نکالنے والا اسے خود اپنے اوپر یا دوسروں پر اس ادعا کے ساتھ لازم کرے کہ اس کا التزام نہ کرنا گناہ اور کرنا فرض ہے۔

یہ صورت اگر نہ ہو تو مجرد اس دلیل کی بناء پر کہ فلاں کام حضور کے زمانے میں نہیں ہوا تھا اسے "بدعت" یعنی ضلالت نہیں کہا جا سکتا۔ بخاری نے کتاب الجمعہ میں چار حدیثیں نقل کی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ عہد رسالت اور عہد شیخین میں جمعہ کی صرف ایک اذان ہوتی تھی۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے دور میں ایک اذان کا اور اضافہ کر دیا، لیکن اسے بدعت ضلالت کسی نے بھی قرار نہیں دیا۔ بلکہ تمام امت نے اس نئی بات کو قبول کر لیا۔ بخلاف اس کے اتمام حضرت عثمانؓ نے منیٰ میں قصر کرنے کے بجائے پوری نماز پڑھی تو اس پر اعتراض کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر صلوٰۃ ضحیٰ کے لئے ضرور بدعت اور احداث کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ احسن ما احدث تو اوہ ان بہترین نئے کاموں میں سے ہے جو لوگوں نے نکالے ہیں بدعت ونعمت البدعۃ "بدعت ہے اور اچھی بدعت ہے" ما احدث الناس شیئا احب الی منھا "لوگوں نے کوئی ایسا نیا کام نہیں کیا ہے جو مجھے اس سے زیادہ پسند ہو" حضرت عمرؓ نے تراویح کے بارے میں وہ طریقہ جاری کیا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں نہ تھا۔ وہ خود اسے نیا کام کہتے ہیں اور پھر

فرماتے ہیں نعمت البدعۃ ھذہ ؛
"یہ اچھا نیا کام ہے۔" اس سے معلوم ہوا
کہ محض نیا کام ہونے سے کوئی فعل بدعت
مذمومہ نہیں بن جاتا بلکہ اُسے بدعت
مذمومہ بنانے کے لئے کچھ شرائط ہیں۔
امام نووی شرح مسلم کتاب الجمعہ میں
کل بدعۃ ضلالۃ کی تشریح کرتے
ہوئے لکھتے ہیں علماء نے کہا ہے کہ
بدعت (یعنی بالفاظ دیگر نئے کام)
کی پانچ قسمیں ہیں ایک بدعت واجب
ہے دوسری بدعت مندوب ہے (یعنی
پسندیدہ) جس کا کرنا شریعت میں مطلوب
ہے تیسری بدعت حرام ہے چوتھی مکروہ
ہے اور پانچویں مباح ہے اور ہمارے
اس قول کی تائید حضرت عمرؓ کے اس
ارشاد سے ہوتی ہے جو انہوں نے
نماز تراویح کے بارے میں فرمایا۔
علامہ عینی عمدۃ القاری کتاب الجمعہ میں
عبد بن حمید کی یہ روایت نقل کرتے ہیں
کہ جب مدینہ کی آبادی بڑھ گئی اور دور
دور مکان بن گئے تو حضرت عثمانؓ نے
تیسری اذان کا (یعنی اس اذان کا جو اب
جمعہ کے روز سب سے پہلے دی جاتی ہے)
حکم دیا اور اس پر کسی نے اعتراض نہ کیا
مگر منیٰ میں پوری نماز پڑھنے پر اعتراض
کیا گیا۔
علامہ ابن حجر فتح الباری کتاب الاعتصام
میں حضرت عمرؓ کے قول نعمت البدعۃ
ھذہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں "

"بدعت ہر اس نئے کام کو کہتے ہیں جو کسی مثال
سابق کے بغیر کیا گیا ہو مگر شریعت میں یہ
لفظ سنت کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے اور
اسی بنا پر بدعت کو مذموم کہا جاتا ہے اور
تحقیق یہ ہے کہ جو نیا کام شرعاً مستحسن کی
تعریف میں آتا ہو وہ اچھا ہے اور جو شرعاً مذموم
کی تعریف میں آتا ہو وہ برا ہے [illegible]"

بَوَادِرُ النَّوَادِر

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہٗ

تفسیر، حدیث، فقہ، علم کلام اور تصوف کے نادر علمی مضامین پر مشتمل حضرت کی آخری تصنیف

○

ادارہ اسلامیات لاہور

۱۹۰۔ انارکلی

جو دیوبندی حضرات بضد ہیں کہ ہر بدعت گمراہی ہے بدعت کی کوئی قسم نہیں اور کوئی بدعت اچھی نہیں ہوتی وہ مولوی اشرف علی تھانوی کی آخری تالیف "بوادر النوادر" کے اس صفحہ کا عکس اپنے قریب کسی مولوی صاحب سے پوچھ لیں تسلی ہو جائے گی۔

جن کا اطلاق نصوص صریح ثابت اور حیثیت کذائی محدث کیا فرق ہوگا اگر محض دنیاوی ہیں تو دلائل شرعیہ سے ان کا ثابت کرنا کیوں اگر درست ہوگا اور منکر ہیں پر بھی بکر ناشر فا کس طرح جائز ہوگا۔ الغرض اصل مسئلہ حقیقت اور حضرت شہید کی عبارات کا صحیح مطلب یا تحقیقی جواب تحریر فرما کر تشفی فرما دیجائے۔ اپنی اصلاح کے لئے خصوصیت کا طالب ہوں والسلام۔

الجواب۔ فی رد المحتار سنن الوضوء ان کان مما واظب علیه الرسول صلی اللہ علیہ وسلم او الخلفاء الراشدون من بعده فسنة والا فمندوب ونفل ثم مصطلح اهل الدر المختار بحث النیة والتلفظ عند الارادة بها مستحب هو المختار وقیل سنة یعنی احبه السلف او سنه علماؤنا اذ لم ینقل عن المصطفی ولا الصحابة ولا التابعین بل قیل بدعة فی رد المحتار قوله قیل سنة عزاه فی الحلیة والاختیار الی محمد وصرح فی البدائع بانه لم یذکره محمد فی الصلوٰة بل فی الحج نحو الصلوة علی الحج قوله الخ اشار به الاعتراض علی المصنف بان معنی القولین واحد ای مستحب لما عتبار انه احبه علماؤنا او سنة باعتبار انه طریقة حسنة لهم لا طریقة النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما حرره فی البحر قوله بل قیل بدعة نقله فی الفتح وقال فی الحلیة ولعل الاشبه انه بدعة حسنة عند قصد جمع العزیمة لان الانسان قد یغلب علیه تفرق خاطره وقد استفاض ظهور العمل به فی کثیر من الاعصار فی عامة الامصار فلا جرم انه ذهب فی المبسوط والهدایة والکافی الی ان فعل تجمیع عزیمة قلبه فحسن فیسن فعه ما قیل انه یکره الخ وفی الدر المختار احکام الامامة ومبتدع ای صاحب بدعة وهی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندة بل بنوع شبهة فی رد المحتار قوله ای صاحب بدعة ای محرمة والا فقد تکون واجبة کنصب الادلة علی اهل الفرق الضالة وتعلم النحو المفهم للکتاب والسنة ومندوبة کاحداث نحو رباط ومدرسة وکل احسان لم یکن فی الصدر الاول ومکروهة کزخرفة المساجد ومباحة کالتوسع بلذیذ المآکل والمشارب والثیاب کما فی شرح الجامع الصغیر للمناوی عن تهذیب النووی ومثله فی الطریقة المحمدیة للبرکوی۔ ان عبارات سے امور ذیل مستفاد ہوئے (اول) سنت کے کئی معنی ہیں منقول عن الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کما ذکر فی عبارة الطریقة النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۲) منقول عن الرسول صلی اللہ علیہ وسلم او الخلفاء الراشدین کما ذکر فی عبارة ما واظب علیه الرسول صلی اللہ علیہ وسلم او الخلفاء الراشدون (۳) منقول عن الرسول صلی اللہ علیہ وسلم او الصحابة او التابعین کما فی

فتاویٰ رشیدیہ مبوب

حصہ اوّل

من افادات طیبات عالم اجل فاضل اکمل مخزن اسرار شریعت معدن رموز طریقت حضرت مولٰنا المولوی الحافظ الحاج رشید احمد الگنگوہی ؒ

ملنے کا پتہ

محمد سعید اینڈ سنز تاشران وتاجران کتب

وارث منزل قرآن محل مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی

فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول ۸۲ کتاب البدعات

سوال: کسی مصیبت کے وقت بخاری شریف کا ختم کرانا قرون ثلثہ سے ثابت ہے یا نہیں، اور بدعت ہے یا نہیں۔ الجواب: قرون ثلثہ میں بخاری تالیف نہیں ہوئی تھی مگر اس کا ختم درست ہے کہ ذکر خیر کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اس کی اصل شرع سے ثابت ہے، بدعت نہیں۔ فقط رشید احمد عفی عنہ

مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ بخاری شریف کے ختم کا ثبوت گو قرون ثلثہ میں نہیں تھا، مگر اس کا ختم درست ہے کیونکہ ذکر خیر کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اور ذکر خیر کے بعد دُعا کا قبول ہونا شرع سے ثابت ہے۔

اسی طرح محفل میلاد کا ثبوت گو قرون ثلثہ میں نہیں تھا مگر اس کا انعقاد درست ہے۔ کیونکہ ذکرِ خیر کے بعد دُعا قبول ہوتی ہے۔

فضائلِ صدقات

حصہ دوم

مؤلفہ

حضرت مولانا الحافظ الحاج المحدث محمد زکریا صاحب
شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور

ناشر
ادارہ نشر و اشاعتِ اسلامیات ملتان

فضائل صدقات　　　۲۳۵　　　حصہ دوم

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سب سے پہلی بدعت جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوئی وہ پیٹ بھر کر کھانے کی ہے، جب آدمیوں کے پیٹ بھر جاتے ہیں تو ان کے نفوس دنیا کی طرف جھکنے لگتے ہیں۔

جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بدعت قرار دینے والے اور ہر بدعت کو برا سمجھنے والے حضرات مذکورہ بالا حوالہ پڑھیں اور گریبان میں جھانکیں۔

دیوبندی وہابی بدعتیں

اسلام کی سربلندی اور وطن کی سالمیت کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا

...ل پر دولتانہ، میاں طفیل محمد، مولانا نیازی اور مولانا ... جہدوی کا خطاب

...ممتاز قومی رہنماؤں نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ اسلام کی سربلندی نظریہ پاکستان کے تحفظ اور وطن عزیز کی سالمیت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے دریغ نہیں کیا جائے گا وہ چوہدری ظہور الٰہی کی رسم قل کے موقع پر خطاب کر رہے تھے رسم قل میں ہزاروں افراد نے شرکت کی اس موقع پر میاں طفیل محمد میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ، مولانا عبدالستار خاں نیازی اور مولانا فضل الرحمان جہدوی نے خطاب کیا مولانا عبیداللہ انور نے درود میں ڈوبی ہوئی دعا کی مسٹر بابک اللہ خاں نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے جب دو اصحاب نے چوہدری صاحب مرحوم کو منظوم خراج عقیدت پیش کی۔

باقی صفحہ آخر ۲ کالم ۳

نیچے فوٹو میں مولوی عبیداللہ انور دیوبندی اور سابق امیر جماعت اسلامی میاں طفیل محمد جس فعل کو بدعت و حرام کہتے ہیں اس کا ارتکاب کر رہے ہیں حالانکہ مولوی عبیداللہ انور کے والد مولوی احمد علی لاہوری نے تیجا کو معاذ اللہ! زنا شریف سے تشبیہ دیکر کہا تھا کہ "کیا تمہارے شریف لگانے سے وہ ناجائز فعل جائز ہو جائے گا"؟ (کتاب مرد مومن مرتبہ عبدالحمید خاں)

لاہور میں چوہدری ظہور الٰہی مرحوم کی اقامت گاہ پر رسم قل کے موقع پر دعا مانگی جا رہی ہے

DAILY NAWA-I-WAQT MULTAN

روزنامہ

نوائے وقت ملتان

بانی حمید نظامی مرحوم — ایڈیٹر مجید نظامی

ملتان، لاہور، راولپنڈی اور کراچی سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

SATURDAY, AUGUST 12, 1989

جلد	شمارہ	رجسٹرڈ ایل	ہفتہ ۹ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ، ۱۲ اگست ۱۹۸۹ء، ۲۸ ساون	قیمت	صفحات
۱۲	۵۴	۷۵۹۹	فون نمبر ۲۳۸۱۱، ۲۳۱۶۲، ۷۴۲۹۳	۱ روپے ۵۰ پیسے	۴

ضیاء الحق کی برسی میں شرکت کے لئے ملتان سے ۲۵ بسوں کا قافلہ جائے گا

ملتان (نامہ نگار) ۱۷ اگست کو جنرل ضیاء الحق مرحوم کی برسی میں شرکت کے لئے ملتان سے ۲۵ بسوں پر مشتمل ایک قافلہ اسلام آباد جائے گا جو برسی کی تقریبات میں شرکت کرے گا اور ملتان کے شہریوں کی جانب سے چادر چڑھائے گا۔ اس بات کا فیصلہ آج یہاں ایک اجلاس میں کیا گیا جس میں جماعت اسلامی ملتان کے قائم مقام امیر ملک [illegible]، پاکستان مسلم لیگ ملتان شہر کے رہنما [illegible] حمید قریشی، انجمن شہریان ملتان کے صدر محمد [illegible]، ضیاء الحق شہید ویلفیئر کونسل کے [illegible] چوہدری، مولانا [illegible] اور جمعیت اہل حدیث کے [illegible] کامران [illegible] کے علاوہ [illegible] نے شرکت کی۔ اجلاس میں اہل پاکستان سے بھی اپیل کی گئی کہ وہ ۱۷ اگست کو جنرل ضیاء الحق کی پہلی برسی پورے عقیدت و احترام سے منائیں۔

برسی منانا اور چادر چڑھانا

جماعت اسلامی اور غیر مقلدین کی دوغلی پالیسی

جمعیت اہلحدیث کے ۲ کارکنوں نے گرفتاری پیش کی

لاہور (نمائندہ جنگ) جمعیت اہلحدیث کی طرف سے چلائی جانے والی دھرنا مار تحریک کے سلسلے میں گزشتہ روز جمعیت کے دو کارکنوں حافظ عبدالرحمان اور عبدالمجید نے ریگل چوک سے گرفتاری پیش کی۔

DAILY NAWA-I-WAQT MULTAN

روزنامہ نوائے وقت ملتان

جمعیت اہلحدیث نے بھوک ہڑتال ختم کردی

علامہ ظہیر کے قتل کی تفتیش کی یقین دہانی

لاہور ۲۳ جولائی (نمائندہ خصوصی) جمعیت اہلحدیث نے حکومت سے مذاکرات کے نتیجے میں علامہ احسان الٰہی ظہیر اور ان کے رفقاء کے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے بھوک ہڑتال ختم کر دی ہے۔ ہڑتال ختم کرنے کا اعلان آج رات جمعیت کے سیکرٹری جنرل پروفیسر ساجد میر اور یوتھ فورس کے سیکرٹری جنرل قاری عبدالقدیر خاموش نے آج یہاں پریس کانفرنس میں کیا ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ آج شام صوبائی وزیر محنت ملک عبدالقیوم اعوان ... باقی صفحہ ۹ کالم ۴

جمعیت اہل حدیث کا بھوک ہڑتال کرنا اور دھرنا مار تحریک چلانا، گرفتاریاں پیش کرنا، قرآن و حدیث سے ثابت کریں؟

سہیل ظفر۔ خوشاب

سوال:۔ دوران اذان کھنکار کرنا جائز ہے یا نہیں؟
جواب:۔ جائز ہے کیونکہ ناجائز ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ یہ قانون یاد رکھیں کہ جائز ہونے کے لئے یہ دلیل کافی ہے کہ اس کے ناجائز ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔

روزنامہ جنگ لاہور جمعہ میگزین
۲۹ر ستمبر تا ۵ر اکتوبر ۱۹۸۰ء

روزنامہ جنگ (۱۷) جمعہ میگزین

بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی اس نماز کو فوراً توڑ دینا چاہئے

مسائل

نسرین ...... عارف والا
سوال نمبر ۱۔ جہیز کے لئے جو چارپائی ہوتی ہے اس کو گھر میں استعمال کرنا جائز ہے؟
جواب۔ جائز ہے کیونکہ ناجائز ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے یہ اصول ذہن میں رکھنا چاہئے کہ جائز ہونے کی دلیل ہو یا نہ ہو لیکن ناجائز ہونے کی کوئی دلیل نہیں اصل جائز ہونا ہے۔

روزنامہ جنگ لاہور
جمعہ میگزین
۱۹ر تا ۲۵ر ستمبر
۱۹۸۸ء
ص ۱۷

اب مولوی مفتی عبدالرحمٰن دیوبندی صاحب سے سوال ہے کہ محفل میلاد اور صلوٰۃ و سلام قبل الاذان کے ناجائز ہونے کی کوئی دلیل شرع متین میں کہیں ملتی ہے؟ قرآن و حدیث میں کہیں لکھا ہے کہ خبردار محفل میلاد نہ کرنا اور اذان سے قبل درود شریف نہ پڑھنا باقی وقت پڑھنا۔ اگر کہیں نہیں لکھا تو جائز ہی جائز ہے بغیر ثبوت اعتراض کرنا اور نئی نئی پابندیاں لگانا ایک نئی شریعت کا دعوے کرنے کے مترادف ہے۔

DAILY NAWA-I-WAQT MULTAN

روزنامہ

نوائے وقت ملتان

بانی حمید نظامی مرحوم — ایڈیٹر مجید نظامی

ملتان، لاہور، راولپنڈی اور کراچی سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

SUNDAY JANUARY 21, 1990

جلد		صفحات	رجسٹرڈ نمبر	شمارہ
۴۳	اتوار ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ، ۲۱ جنوری ۱۹۹۰ء، ۹ ماگھ ۲۰۴۶ ب ٹیلی فون نمبرز: ۴۴۸۱۱، ۴۳۱۶۴، ۷۳۲۹۳ — قیمت ۳ روپے	۱۲	ایل ۵۹۹۹	۲۰۹

یوم صدیق اکبرؓ ملتان، بہاولپور، مظفر گڑھ اور دیگر شہروں میں جلوس

انجمن سپاہ صحابہ کی طرف سے خلفائے راشدین کے ایام سرکاری طور پر منانے کا مطالبہ

ملتان ۲۰ جنوری (سٹاف رپورٹر، نامہ نگاروں سے) انجمن سپاہ صحابہؓ کے زیر اہتمام یوم سیدنا صدیق اکبرؓ کے سلسلے میں ملتان، بہاولپور، شجاع آباد اور دیگر شہروں میں جلوس نکالے گئے۔ ملتان میں احتجاجی جلوس کی قیادت انجمن سپاہ صحابہؓ ملتان کے قائد مولانا سلطان محمود ضیاء، انور علی شاہ اور اشفاق محمود نے کی۔

باقی صفحہ ۷ کالم ۵ پر

بقیہ یوم صدیقؓ: جلوس

یہ جلوس چوک فاروق اعظم سے شروع ہو کر چوک حسین آگاہی، چوک لوہاری گیٹ سے ہوتا ہوا چوک گھنٹہ گھر ملتان پہنچا۔ چوک گھنٹہ گھر میں جلوس کے اجتماع سے انجمن سپاہ صحابہؓ ملتان کے قائدین نے خطاب کیا۔ اس موقع پر مولانا سلطان محمود ضیاء نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ انجمن سپاہ صحابہؓ پورے ملک میں اصحاب رسولؐ کے ایام سرکاری سطح پر منانے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ حکومت مسلمانوں کے اکابرین کے ایام سرکاری سطح پر منانے کا اعلان کرے۔ مولانا سلطان محمود ضیاء نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اصحاب رسولؐ کے خلاف لکھی گئی لٹریچر فوری طور پر ضبط کیا جائے اور ان کے مصنفین کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ مولانا سلطان محمود ضیاء نے کہا کہ خلفائے راشدین کے ایام کے موقع پر اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور دیگر تمام نشریاتی اداروں سے خصوصی مضامین شائع اور پروگرام نشر کئے جائیں۔ اس موقع پر خالد محمود کھوکھر نے خطاب کرتے ہوئے کہا: ملک کو درپیش مسائل کا حل نظام خلافت راشدہ کے نفاذ میں مضمر ہے۔ قاری محمد صادق [illegible] نے کہا کہ سیدنا صدیق اکبرؓ نے بقائے اسلام کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ نشتر میڈیکل کالج کے رہنما یوسف الرحمن نے کہا کہ سیدنا صدیق اکبرؓ کو حضور اقدسؐ نے اپنی حیات طیبہ میں اپنا جانشین متعین فرمایا۔ سید انور علی شاہ نے دعا کی اور جلوس پرامن طریقے سے اختتام پذیر ہو گیا۔

بہاولپور

انجمن سپاہ صحابہؓ نے آج جامع مسجد الصادقؓ سے جلوس نکالا۔ یہ جلوس شاہی بازار سے ہوتا ہوا فرید گیٹ تک پہنچا۔ جلوس کے شرکاء نے مطالبہ کیا کہ صدیق اکبرؓ کا یوم سرکاری طور پر منایا جائے اور اس روز عام تعطیل دی جائے۔ یہ جلوس پرامن طور پر فرید گیٹ ختم ہو گیا۔

شجاع آباد

انجمن سپاہ صحابہؓ کے زیر اہتمام شاہی جامع مسجد سے جلوس نکالا گیا اس جلوس کی قیادت علمائے کرام اور سپاہ صحابہ کے رہنماؤں نے کی [illegible] چوک پر ان رہنماؤں نے خطاب کرتے ہوئے کہا حضرت ابوبکر صدیقؓ اور دوسرے خلفائے راشدین کے ایام سرکاری طور پر منائے جائیں ان ایام میں سرکاری تعطیلات کا اعلان کیا جائے اسی طرح ملک میں [illegible] کیا جائے صحابہ کرام اور خلفائے راشدینؓ کے مقام اور تحفظ کیلئے صحابہ آرڈیننس پر عمل کرایا جائے جلوس [illegible] شرکاء [illegible] چوک پر منتشر ہو گئے۔

مظفر گڑھ

دیوبندی! جلوس نکالنے اور ایام منانے کا ثبوت قرآن و حدیث سے پیش کریں

عاشقانِ رسالت و محبانِ میلاد کی خدمت میں

حصولِ نعمت پر اظہارِ مسرت انسان کا جبلی اور فطری حق ہے اس لئے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر دنیا بھر کے مسلمان بے پایاں خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ تمام امور باعث برکت، موجب رضا الٰہی، سبب اظہار ایمان اور عظمت اسلام کے آئینہ دار ہیں۔ لیکن چند امور کی اصلاح ضروری ہے تاکہ اس مقدس اور پاکیزہ تقریب کے ثمرات و برکات سے صحیح معنوں میں فائدہ اٹھایا جاسکے۔

● بعض منچلے نوجوان گلی کوچوں میں چندہ لینے کھڑے ہوجاتے ہیں اور ہر راہ گیر کو مجبور کیا جاتا ہے اس موقع پر تھالیاں اٹھائے پھرنا اور ایک ایک سے چندہ مانگنا غلط ہے۔ لوگوں کو تنگ کرنا زبردستی اور بہ تکرار چندہ وصول کرنا اور بھی بری بات ہے۔ یہ طریقہ اس پاکیزہ تقریب کے شایانِ شان نہیں۔ ضروری ہے کہ ہر محلے کے معتبر اور بزرگ افراد نیک سیرت نوجوان اس رجحان کی حوصلہ شکنی کریں اور باوقار طریقہ سے عطیات جمع کئے جائیں۔

● جھنڈیوں پر گنبدِ خضرا اور کعبۃ اللہ کا نقشہ چھاپا جاتا ہے یا "عید میلاد النبی" لکھا جاتا ہے یہ جھنڈیاں بازاروں اور گلیوں میں لگائی جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایک وقت یہ ٹوٹ جاتی ہیں اور پاؤں کے نیچے آنے کی وجہ سے بے ادبی کا باعث بنتی ہیں۔ لہٰذا اس قسم کی جھنڈیوں پر پابندی لگائی جائے۔ دکاندار حضرات اور خریدنے والے لوگ بھی اس تقریب کے تقدس کو پیشِ نظر رکھیں اور اس قسم کی جھنڈیوں کی خرید و فروخت سے باز رہیں۔

● کعبہ معظمہ اور روضۂ مقدسہ کے مجسم ماڈل بنانے سے بھی اجتناب ہو اور ان کو تعزیہ کی شکل نہ دی جائے۔

● محض نمائش کے طور پر لائٹ و سجاوٹ پر بے دریغ اور مقابلہ بازی کرنے سے احتیاط کی

کی جائے اور اعتدال کو ملحوظ رکھا جائے اور چوکوں بازاروں میں لائٹ اور ریکارڈنگ سے میلہ تماشہ کی صورت نہ بنائیں بلکہ مساجد و محافل و مکانات میں مناسب طور پر چراغاں کریں۔ • عورتوں کو بے پردہ گھومنے پھرنے اور مردوں کے ساتھ اختلاط سے روکا جائے۔ اور مرد و زن کی مخلوط مجالس کی حوصلہ شکنی کی جائے۔

• تقاریر و خطابات میں ذمہ داری کے ساتھ مستند اور باحوالہ گفتگو کی جائے اور فضائل میلاد و شانِ رسالت کے ساتھ ساتھ اصلاحِ احوال پر بھی پوری توجہ دی جائے۔

• شرکاء جلسہ و جلوس اوقاتِ نماز کا پوری طرح خیال رکھیں، جہاں تک ہو سکے نماز باجماعت ادا کریں اور ہرگز ہرگز کبھی نماز سے غافل نہ ہوں۔ راتوں کو اتنے لمبے جلسے اور تقریریں نہ کریں کہ صبح کی نماز باجماعت میں فرق آئے۔

• ہر غیر شرعی کام سے اجتناب کیا جائے۔ آتشبازی فوٹو بازی، بینڈ باجہ ریکارڈنگ اور ڈھول چمٹے طبلے سارنگی وغیرہ سے سخت پرہیز کی جائے۔ • میلاد شریف کے سُنّی پروگراموں میں ماتمیوں کو مدعو نہ کیا جائے۔ اور ان کے ساتھ مخلوط پروگرام بنا کر شیعہ سُنّی بھائی بھائی کے جعلی و کھوکھلے نعرے نہ لگوائے جائیں۔ • پہاڑیاں وغیرہ بنانے اور دیگر پروگراموں میں بے مقصد اور بے تحاشہ رقم خرچ کرنے کی بجائے اخراجات بچاکر تبلیغ دین اور خدمتِ خلق کے لیے استعمال کی کوشش کی جائے۔

• جلوس مبارک میں باوضو باادب باوقار شرکت کی کوشش کریں۔ سگریٹ نوشی نہ کریں، ننگے سر شمولیت نہ کریں۔ ذکرِ پاک و نعت و تبلیغ سے دلچسپی رکھیں۔

• شہر شہر، قصبہ قصبہ، گاؤں گاؤں، انجمن جشن میلاد النبی اہل سنت و جماعت وغیرہ کے نام سے تنظیم بنائیں اور جلوس مبارک کی تیاری کریں۔ اور جلسہائے عام کے علاوہ حصولِ خیر و برکت کے لیے گھر گھر میں مجلسِ ذکر اور محفلِ میلاد کا انعقاد و اہتمام کریں۔

میلاد پر جلسے اور جلوس

عرصہ دراز سے ہر سال ڈیرہ اسماعیل خان (خیبر پختون خواہ۔ پاکستان) میں عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر دیوبندیوں کے یکم ربیع الاوّل تا ۱۲ ربیع الاوّل بارہ جلسے اور ۱۲ ربیع الاوّل کے دن جلوس۔

صحابہ کرام اور میلاد

مولانا عبدالحی لکھنوی اپنے فتاوئ میں لکھتے ہیں کہ میلاد صحابہ کرام کے زمانے بھی تھا، اگرچہ اس نام سے نہ تھا، ہم حدیث سے ثبوت پیش کرر ہے ہیں کہ صحابہ کرام اکٹھے ہو کر مجلس میں ذکر رسول ﷺ کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے آپ ﷺ کو بھیج کر ہم پر اپنا احسان کیا، اسی کو مجلس میلاد کہتے ہیں۔

۱۲ ربیع الاوّل وفات کا دن نہیں

دیوبندی جامعہ بنوریہ کراچی کا فتوئ، ماہنامہ ''دارالعلوم'' دیوبند، شمارہ جنوری ۲۰۱۵ء میں شائع تحقیقی مضمون۔

ويتم نعمته عليك وعلى آل يعقوب
حسب فرمائش برادر مکرم جناب حاجی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ ویلسلی اسکوائر
ترجمہ اردو
مجموعة الفتاوى
مولانا محمد عبد الحی رحمۃ اللہ علیہ
باہتمام کمترین محمد قمر الدین بن جناب حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم مالک مطبع احمدی

پس یہ لوگ کہتے ہین یہ روایت اولی ہے یا درایۃً اصح ہے یا روایۃً اوضح ہے یا زمانہ موافق قیاس ہے یا لوگون کے
حق مین زائد نرم ہے (۶) مقلدین کا وہ طبقہ جو اقوی۔ قوی۔ ضعیف۔ ظاہر مذہب۔ ظاہر روایت۔ اور
روایات نادرہ کو پہچان سکتے ہین جیسے ان متون کے مصنفین جو متاخرین کے نزدیک معتبر ہین
مثلاً مصنف کنز مصنف مختار مصنف وقایہ مصنف مجمع یہ لوگ اپنی کتابون مین کمزور اور مردود اقوال
اور روایات ضعیفہ کو نقل نہین کرتے ہین (۷) وہ مقلدین جو اس پر بھی قدرت نہین رکھتے ہین
اور صحیح غلط کو نہین پہچان سکتے نہ ضعیف و قوی مین تمیز کر سکتے ہین لکڑ ہارے کی طرح جو پاتے
ہین اُسے جمع کر لیتے ہین اور ہر طبقات فقہا مین طول کے ساتھ مذکور ہے یہ مختصر کتاب اُسکی متحمل نہین ہو سکتی
ان مقدمات کی تمہید کے بعد مین کہتا ہون کہ نفس ذکر میلاد دو وجہون سے بدعت ضلالت نہین
ہے (۱) ذکر میلاد اسے کہتے ہین کہ ذاکر کوئی آیت یا حدیث پڑھے کے اُسکی شرح مین کچھ فضائل
نبویہ اور معجزات احمدیہ اور آپ کی ولادت اور نسب کا تھوڑا حال اور خوارق جو ولادت کے
وقت ظاہر ہوے بیان کرے جیسا کہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے نعمۃ الکبریٰ علی العالم بمولد سید ولد آدم
مین لکھا ہے اور اس کا وجود زمانۂ نبوی اور زمانۂ صحابہ مین بھی تھا اگرچہ اس نام سے نہ تھا
ماہرین فن حدیث پر مخفی نہوگا کہ صحابہ مجالس وعظ اور تعلیم علم مین فضائل نبویہ اور ولادت احمدیہ کا
ذکر کرتے تھے اور صحاح مین مروی ہے کہ حضور سرور کائنات علیہ السلام والصلوۃ حسان بن ثابت
رضی اللہ عنہ کو اپنی مسجد مین منبر پر بٹھاتے اور وہ قصائد مدح نبوی کہ اُنھون نے کہے ہوتے
پڑھتے اور آپ اُنکو دعاے خیر دیتے اور فرماتے اللھم ایدہ بروح القدس ای اللہ ان کی
مدد کر بذریعۂ جبرئیل۔ اور دیوان حسان رضی اللہ عنہ کے دیکھنے والون پر پوشیدہ نہوگا کہ اُن کے
قصائد مین معجزات اور حالات ولادت اور نسب شریف وغیرہ موجود ہے پس محفل مین ایسے اشعار
پڑھنا عین ذکر میلاد ہے اور حسان رضی اللہ عنہ کے مسجد مین اشعار پڑھنے کا قصہ صحیح بخاری مین بھی موجود
ہے پس درحقیقت ذکر میلاد مین اور اس قصہ مین کوئی معتد بہ فرق نہین معلوم ہوتا ہے امر دیگر ہے کہ
اس ذکر کا نام مجلس میلاد قرار نہین پایا تھا دوسرے اگر یہ خلجان ہو کہ اگرچہ فی نفسہ نفس ذکر مولد
و فضائل وغیرہ کا وجود ثابت ہو اگر ذکر میلاد مین لوگون کو بلانا ثابت نہین ہوتا تو یون دفع
ہو جائے گا کہ نشر علم کے لیے لوگون کو جمع کرنا اور بلانا حدیث سے ثابت ہے فقیہ ابو اللیث رحمہ اللہ

تنبیہ الغافلین میں لکھتے ہیں حدثنا ابی قال حدثنا ابوبکر محمد بن احمد حدثنا ابوعمران حدثنا عبدالرحمٰن حدثنا داود حدثنا عباس بن الکثیر عن عبد خیر عن علی بن ابی طالب قال نزلت اذا جاء نصر اللہ فی مرض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فما لبث ان خرج یوم الخمیس فرقی المنبر وجلس علیہ ثم دعا بلالا وقال ناد فی المدینۃ ان اجتمعوا لوصیۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فنادی بلال فاجتمع صغیرھم وکبیرھم وترکوا ابواب بیوتھم مفتحۃ حتی خرجت العذارا من خدورھن حتی غص المسجد باھلہ والنبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم یقول وسعوا لمن وراءکم وسعوا لمن وراءکم ثم قام فحمد اللہ واثنی علیہ وصلے علی الانبیاء ثم قال انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ھاشم العربی الحرمی المکی لا نبی بعدی الحدیث مجھسے میرے باپ نے بیان کیا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے محمد بن احمدؓ نے اُن سے ابوعمرانؓ نے اُن سے عبدالرحمٰنؓ نے اُن سے داودؓ نے اُن سے عباسؓ بن کثیر نے اُن سے عبد خیرؓ نے اُن سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے مرض موت میں اذا جاء نصر اللہ نازل ہوئی جس کے بعد ہی پنجشنبہ کو آپ باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھ کے بلال کو پکارا اور کہا کہ مدینہ میں منادی کر دیں کہ سب لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت سننے کو حاضر ہوں پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے پکار دیا جس کی وجہ سے چھوٹے بڑے سب گھروں کے دروازوں کو کھلا چھوڑ کر چلے آئے یہانتک کہ پردہ دار عورتیں بھی مکانات چھوڑ کر آئیں اور مسجد لوگوں پر تنگ ہوگئی حالانکہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم برابر یہ فرماتے جاتے تھے کہ آنے والوں کے لیے جگہ باقی رکھو پھر آپ کھڑے ہوے اور حمد وثنا اور انبیاء پر صلوٰۃ کے بعد فرمایا کہ میں محمد بن عبد اللہ بن ہاشم عربی حرمی مکی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے آخر حدیث تک۔ اسکے علاوہ کلام نفس ذکر میلاد میں ہے اور تخصیصات عرفیہ اگر بالفرض اس اجتماع سے ثابت نہوں تو نفس ذکر میلاد کا عدم جواز لازم نہیں آتا (۲) اگر ہم مان بھی لیں کہ ذکر مولد کا وجود ازمنۂ ثلاثہ میں سے کسی میں نتھا تو بھی ہم کہتے ہیں کہ شرع میں یہ قاعدہ ثابت ہے کل فرد من افراد نشر العلم فھو مندوب علم کے پھیلانے کا ہر طریقہ مندوب ہے۔ ابن ماجہؒ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مما یلحق المومن من حسناتہ بعد

موتہ علم نشرہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مسلمانون کی اُن نیکیون مین سے جو موت کے بعد بھی اُن سے ملحق رہتی ہین علم کا پھیلانا ہے۔ اور بخاری نے کتاب العلم مین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی ولیفشوا العلم ولیجلسوا حتی یعلم من لا یعلم فان العلم لا یھلک حتی یکون سرا علم کو شائع کرنا چاہیے اور اس غرض سے بیٹھنا چاہیے کہ جو جانتا ہے وہ اُسے تعلیم دے جو نہین جانتا ہے کیونکہ علم جب تک پوشیدہ نہین رہتا ہے ضائع نہین ہوتا۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اپنے بعض رسائل مین حدیث اذا مات ابن آدم کی شرح مین لکھا ہی حمل العلماء الصدقۃ الجاریۃ علی الوقف والعلم المنتفع بہ علی التصنیف والتعلیم علما نے صدقہ جاریہ کو وقف پر محمول کیا ہے اور علم منتفع بہ سے تصنیف و تعلیم مراد لی ہے۔ اور یہ ظاہر ہی کہ ذکر مولد تحقیقی جو اوپر گذرا افراد نشر علم کا ایک فرد ہی پس یہان دو مقدمے حاصل ہوے ایک یہ کہ ذکر المولد فرد من افراد نشر العلم میلاد کا ذکر کرنا افراد نشر علم کا ایک فرد ہی۔ دوسرے یہ کہ کل فرد من افراد نشر العلم مندوب افراد نشر علم کا ہر فرد مندوب ہی۔ پس نتیجہ نکلا ذکر المولد مندوب ذکر میلاد مندوب ہی۔ اور بخاری نے ابی وائل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی قال کان عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یذکر الناس فی خمیس فقال لہ رجل یا ابا عبد الرحمن لوددت انک ذکرتنا کل یوم قال اما انہ یمنعنی من ذلک انی اکرہ ان امکلم وانی اتخولکم بالموعظۃ کما کان النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم یتخولنا بھا مخافۃ السآمۃ علینا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما پنجشنبہ کے دن وعظ کہا کرتے تھے تو ایک شخص نے اُنسے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن کیا اچھا ہوتا اگر آپ ہر دن وعظ کہتے اُنھون نے جواب دیا مین یہ اسلیے نہین کرتا کہ مجھے خوف ہی کہ مبادا تم لوگ پھر رنجیدہ ہو اور مین تمکو ویسا ہی وعظ دیتا ہون جیسا کہ حضور سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا ہم لوگون کو وعظ دیتے تھے اس خوف سے کہ ہمین رنج نہو۔ اور یہ وہم نکرو کہ جب ذکر مولد ازمنۂ ثلثہ مین نہ تھا اور نہ مجتہدین کے زمانے مین اسکا اثر پایا گیا تو اس سے جواز کا فتوے دینا کیونکر جائز ہی اوپر اسکا ذکر ہو چکا ہی کہ مفتی کو فتوی کیونکر دینا چاہیے پس اگر ہم یہ مان بھی لین کہ ازمنۂ ثلثہ مین ذکر مولد نہ تھا اور نہ مجتہدین سے اسکا حکم منقول ہی لیکن چونکہ شرع مین یہ قاعدہ ممہد ہی کل فرد من افراد نشر العلم فھو مندوب

افراد نشر علم مین سے ہر فرد مندوب ہو اور ذکر مولد بھی اُسکے تحت مین ہو پس اُسکے مندوب ہونے کا حکم دیا جائے گا اور اسی لیے فقہاے متبحرین اور اہل افتاے مستنبطین جیسے ابوشامہ اور حافظ ابن حجر اور سیوطی اور شامی رحمہم اللہ وغیرہ نے ذکر میلاد کے مندوب ہونے کا حکم دیا ہے اب جو مقدمات سائل نے ذکر کیے ہین اُنکے متعلق سننا چاہیے کہ مقدمۂ اولی غلط ہو کیونکہ بہت سے امور ایسے ہین کہ مامور بصراحت نہین ہین مگر فقہاے متبحرین نے قواعد سے اُسکا استنباط کر کے اُسکے مندوب ہونے کا حکم دیا ہے اور اگر یہ مراد ہے کہ جو اصلاً مامور بہ نہین ہو نہ صراحۃً نہ اندراجاً پس صحیح ہو لیکن مضر مقام نہین ہے کیونکہ ذکر میلاد بر تقدیر تسلیم عدم وجود از منۂ ثلثہ مین قاعدے مین مندرج ہو پس مامور بہ ضروری ہوگا اور اُسکا استحسان ظاہر ہوگا جیسا کہ مین نے مقدمۂ ثانیہ مین اسکی تفصیل کی ہو لیکن مقدمۂ ثانیہ پس وہ بھی ضرر رسان نہین ہو کیونکہ بااحدث اور محدث سے وہ امر مراد ہو جسکی سند ادلۂ اربعہ سے نہ پائی جائے جسکی تفصیل مین نے مقدمۂ اولی مین کی ہو اور ذکر مولد ایسا نہین ہو لیکن مقدمۂ ثالثہ پس اگرچہ فرد فرد کی جزئیت سے مجموع کی جزئیت لازم نہین آتی مگر جبکہ مجموع کی جزئیت قاعدۂ شرعیہ کے تحت مین اُسکے اندراج کی وجہ سے معلوم ہوئی تو چون وچرا کا محل باقی نہین رہا۔ لیکن مقدمۂ رابعہ پس غلط محض ہے جیسا کہ مین نے مقدمۂ ثالثہ مین اسکی وضاحت کی ہو حاصل کلام کا یہ ہو کہ ذکر مولد فی نفسہٖ مندوب ہو چاہے خیر الازمنہ مین وجود کی وجہ سے ہو یا سند شرعی کے تحت مین اندراج کی وجہ سے ہو اور کسی نے اسکے مندوب ہونے سے انکار نہین کیا ہو مگر ایک چھوٹے گروہ نے جسکا سرغنا تاج الدین فاکہانی مالکی ہو اور اُسکو علماے مستنبطین کے مقابلہ کی طاقت نہین ہو جنھون نے ذکر میلاد کے مندوب ہونے کا فتوے دیا ہو پس اُسکا قول ماننے کے لائق نہین ہو البتہ اگر ذکر مولد کے ساتھ غیر مشروع تخصیصات اور غیر ماموره تشریعات ملا دیے جائین تو اُسکے مندوب ہونے کا حکم باقی نرہے گا مگر یہ ایک دوسری چیز ہوگی جسکی وجہ سے نفس جواز میلاد مین کوئی شک نہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب وعندہ حسن الثواب حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابوالحسنات محمد عبدالحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی [ابوالحسنات محمد عبدالحی] اصاب المجیب جزاہ اللہ خیر الجزاء نقہ خادم اولیاء اللہ الصمد علی محمد غفرلہ اللہ الاحد۔ واقعی زید کا یہ فعل بدلالت ادلۂ شرعیہ مستحسن اور مندوب ہو۔ سجلات اور فتاوے

شیخ شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی مکی رحمہ اللہ مین لکھا ہی المواليد والاذكار التی تفعل عندنا اکثرھا تشتمل
علی خیر کصدقۃ وذکر والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومدحہ علی تنزیل
وسرور وبعضھا لیس فیھا شر فلا شک ان النوع الثانی سنۃ ویشتملہ الاحادیث الواردۃ
فی الاذکار المخصوصۃ والعامۃ کقولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یقعد قوم یذکرون اللہ تعالی
الا حفتھم الملائکۃ وغشیتھم الرحمۃ وذکرھم اللہ تعالی فیمن عندہ رواہ مسلم وروی
ایضا انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لقوم جلسوا یذکرون اللہ تعالی ویحمدونہ علی ان ھداھم للاسلام
اتانی جبرئیل علیہ السلام فاخبرنی ان اللہ تعالی یباھی بکم الملائکۃ وفی الحدیثین
اوضح دلیل علی فضل الاجتماع علی الخیر والجلوس لہ وان الجالسین علی خیر کذلک یباھی
اللہ بھم الملائکۃ وتنزل علیھم السکینۃ وتغشاھم الرحمۃ ویذکرھم اللہ تعالی بالثناء علیھم بین الملائکۃ
مولود اور اذکار جو ہمارے زمانے مین ہوتے ہین ان مین سے اکثر مین خوبیان پائی جاتی ہین مثلا صدقہ
ذکر۔ حضور سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا پر صلوٰۃ وسلام اور انکی مدح اور بعض کی نسبت اسمین کوئی شر نہین ہوتا
اور اسمین کوئی شک نہین کہ دوسری قسم سنت ہی جیسے اذکار مخصوصہ وعامہ مین جو حدیثین واقع ہوئی
ہین وہ شامل ہین مثلا جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد کوئی گروہ جو خدا کا ذکر کرنے کو جمع
ہوتا ہی اُسے ملائکہ گھیر لیتے ہین اور رحمت ڈھانپ لیتی ہی اور خدا اُسکا ذکر ملائکہ مقربین سے کرتا ہے
اسکو مسلم نے روایت کیا ہی اور بھی مروی ہی کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ایک قوم سے فرمایا جو خدا کا
ذکر اور اسلام کی راہ دکھانے پر اُسکی حمد کر رہی تھی کہ میرے پاس جبرئیل ع آئے اور کہا کہ اللہ تم لوگون پر ملائکہ
کے سامنے فخر کرتا ہی ان دونون حدیثون مین نیکی کے لیے جمع ہونے اور بیٹھنے کے فضل پر دلیل ہی اور یہ
کہ نیکی کے لیے جمع ہونے والون پر خدا ملائکہ کے سامنے فخر کرتا ہے اور اُن پر امن وسکون نازل کرتا
ہی اور اُنکو رحمت ڈھانپ لیتی ہی اور خدا ملائکہ مین اُنکا ذکر کرتا ہی۔ اب اس سے بڑھکر اور کیا فضائل ہو سکتے ہین رہا سائل
کا یہ قول کہ یہ اجتماع جائز ہی یا نہین تو اسکا جواب یہ ہی کہ جائز ہی۔ واللہ علیم حررہ ابو الاحیاء محمد نعیم غفر لہ العلی الرب الحکیم

سوال سحر کی حقیقت کیا ہی آیا بعض اشیا اور ادویہ کے امتزاج سے جو عجیب امر پیدا ہو وہ سحر ہی یا کلمات
خبیثہ شیطانیہ کے تاثیرات کا نام سحر ہی کہ اُن کلمات کے ذریعہ سے خبائث اور شیاطین سے استغاثہ کرتی ہین
اور تعجب خیز امر ظاہر ہوتا ہی اور سحر طلسم شعبدہ مین کیا فرق ہے اور ان مین سے کون حرام اور کفر ہی

سنن النسائي

الصغرى

المجتبى من السنن، للإمام الحافظ أبي عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي

ابن سنان النسائي - رحمه الله -

(٢١٥ - ٣٠٣هـ)

بإشراف ومراجعة

فضيلة الشيخ / صالح بن عبد العزيز بن محمد بن إبراهيم آل الشيخ / حفظه الله

دار السلام للنشر والتوزيع

الرياض

(المعجم ٣٣) - ما يقطع القضاء (التحفة ٣٢)

٥٤٢٤- أخبرنا إسحاق بن إبراهيم قال: حدثنا وكيع عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن زينب بنت أم سلمة، عن أم سلمة قالت: قال رسول الله ﷺ: «إنكم تختصمون إلي وإنما أنا بشر ولعل بعضكم ألحن بحجته من بعض، فإنما أقضي بينكما على نحو ما أسمع، فمن قضيت له من حق أخيه شيئا فإنما أقطع له قطعة من النار».

(المعجم ٣٤) - بَابُ الألد الخصم (التحفة ٣٣)

٥٤٢٥- أخبرنا إسحاق بن إبراهيم قال: أخبرنا وكيع قال: حدثنا ابن جريج؛ ح: وأخبرنا محمد بن منصور قال: حدثنا سفيان قال: حدثني ابن جريج عن ابن أبي مليكة، عن عائشة قالت: قال رسول الله ﷺ: «إن أبغض الرجال إلى الله الألد الخصم».

(المعجم ٣٥) - القضاء فيمن لم تكن له بينة (التحفة ٣٤)

٥٤٢٦- أخبرنا عمرو بن علي قال: حدثنا عبد الأعلى قال: [حدثنا] سعيد عن قتادة، عن سعيد بن أبي بردة، عن أبيه، عن أبي موسى: أن رجلين اختصما إلى النبي ﷺ في دابة ليس لواحد منهما بينة، فقضى بها بينهما بنصفين.

(المعجم ٣٦) - عظة الحاكم على اليمين (التحفة ٣٥)

٥٤٢٧- أخبرنا علي بن سعيد بن مسروق قال: حدثنا يحيى بن أبي زائدة عن نافع بن عمر، عن ابن أبي مليكة قال: كانت جاريتان تخرزان بالطائف فخرجت إحداهما ويدها تدمى فزعمت أن صاحبتها أصابتها وأنكرت الأخرى، فكتبت إلى ابن عباس في ذلك، فكتب أن رسول الله ﷺ قضى أن اليمين على المدعى عليه، ولو أن الناس أعطوا بدعواهم لادعى ناس أموال ناس ودماءهم، فادعها واتل عليها هذه الآية ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ﴾ [آل عمران: ٧٧] حتى ختم الآية. فدعوتها فتلوت عليها، فاعترفت بذلك فسره.

(المعجم ٣٧) - كيف يستحلف الحاكم (التحفة ٣٦)

٥٤٢٨- أخبرنا سوار بن عبد الله قال: حدثنا مرحوم بن عبد العزيز عن أبي نعامة، عن أبي عثمان النهدي، عن أبي سعيد الخدري قال: قال معاوية [رضي الله عنه]: إن رسول الله ﷺ خرج على حلقة - يعني من أصحابه - فقال: «ما أجلسكم؟» قالوا: جلسنا ندعو الله ونحمده على ما هدانا لدينه ومن علينا بك. قال: «آلله! ما أجلسكم إلا ذلك؟» قالوا: آلله! ما أجلسنا إلا ذلك، قال: «أما إني لم أستحلفكم تهمة لكم وإنما أتاني جبرائيل عليه السلام فأخبرني أن الله عز وجل يباهي بكم الملائكة».

٥٤٢٩- أخبرنا أحمد بن حفص قال: حدثني أبي قال: حدثني إبراهيم بن طهمان عن موسى بن عقبة، عن صفوان بن سليم، عن عطاء ابن يسار، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «رأى عيسى ابن مريم عليه السلام رجلا يسرق فقال له: أسرقت؟ قال: لا والله الذي لا إله إلا هو! قال عيسى عليه السلام: آمنت بالله وكذبت بصري».

آخر كتاب آداب القاضي

(المعجم ٥٠) - كتاب الاستعاذة (التحفة ٣٣)

(المعجم ١) - [باب ما جاء في سورتي المعوذتين] (التحفة ١)

٥٤٣٠- أخبرنا أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب قال: أخبرنا عمرو ابن علي قال: حدثنا أبو عاصم قال: حدثنا ابن أبي ذئب قال: حدثني أسيد بن أبي أسيد عن معاذ بن عبد الله، عن أبيه قال: أصابنا طش وظلمة فانتظرنا رسول الله ﷺ ليصلي بنا، ثم ذكر كلاما معناه: فخرج رسول الله ﷺ ليصلي بنا فقال: «قل» فقلت: ما أقول؟ قال: «قل هو الله أحد والمعوذتين حين تمسي وحين تصبح ثلاثا يكفيك كل شيء».

٥٤٣١- أخبرنا يونس بن عبد الأعلى قال: حدثنا ابن وهب قال: أخبرني حفص بن ميسرة عن زيد بن أسلم، عن معاذ بن عبد الله بن خبيب، عن أبيه قال: كنت مع رسول الله ﷺ في طريق مكة فأصبت خلوة من رسول الله ﷺ فدنوت منه فقال: «قل» فقلت: ما أقول؟ قال: «قل» قلت: ما أقول؟ قال: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ حتى ختمها ثم قال: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ حتى ختمها، ثم قال: «ما تعوذ الناس بأفضل منهما».

٥٤٣٢- أخبرنا محمد بن علي قال: حدثنا القعنبي عن عبد العزيز، عن عبد الله بن سليمان، عن معاذ بن عبد الله بن خبيب، عن أبيه، عن عقبة ابن عامر الجهني قال: بينا أنا أقود برسول الله ﷺ راحلته في غزوة إذ قال: «يا عقبة! قل» فاستمعت ثم قال: «يا عقبة! قل» فاستمعت فقالها الثالثة، فقلت: ما أقول؟ فقال: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ فقرأ السورة حتى ختمها، ثم قرأ: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وقرأت معه حتى ختمها، ثم قرأ: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ وقرأت معه حتى ختمها، ثم قال: «ما تعوذ بمثلهن أحد».

٥٤٣٣- أخبرنا أحمد بن عثمان بن حكيم قال: حدثنا خالد بن مخلد: حدثني عبد الله بن سليمان الأسلمي عن معاذ بن عبد الله بن خبيب، عن عقبة بن عامر الجهني قال: قال لي رسول الله ﷺ: «قل» قلت: وما أقول؟ قال: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾، ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ فقرأهن رسول الله ﷺ ثم قال: «لم يتعوذ الناس بمثلهن أو لا يتعوذ الناس بمثلهن».

٥٤٣٤- أخبرنا محمود بن خالد قال: حدثنا الوليد قال: حدثنا أبو عمرو عن يحيى، عن محمد بن إبراهيم بن الحارث: أخبرني أبو عبد الله أن ابن عابس الجهني أخبره: أن رسول الله ﷺ قال له: «يا ابن عابس! ألا أدلك» أو قال: «ألا أخبرك بأفضل ما يتعوذ به المتعوذون؟» قال: بلى يا رسول الله! قال: «﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾، ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾، هاتين السورتين».

٥٤٣٥- أخبرني عمرو بن عثمان قال: حدثنا بقية قال: حدثنا بحير ابن سعد عن خالد بن معدان، عن جبير بن نفير، عن عقبة بن عامر قال: أهديت للنبي ﷺ بغلة شهباء فركبها وأخذ عقبة يقودها به فقال رسول الله ﷺ لعقبة: «اقرأ» قال: وما أقرأ يا رسول الله؟ قال: «اقرأ قل أعوذ برب الفلق من شر ما خلق» فأعادها علي حتى قرأتها، فعرف أني لم أفرح بها جدا، قال: «لعلك تهاونت بها فما قمت تصلي بمثلها».

٥٤٣٦- أخبرنا موسى بن حزام الترمذي قال: أخبرنا أبو أسامة عن سفيان، عن معاوية بن صالح، عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير، عن أبيه، عن عقبة بن عامر: أنه سأل رسول الله ﷺ عن المعوذتين، قال عقبة: فأمنا رسول الله ﷺ بهما في صلاة الغداة.

٥٤٣٧- أخبرنا محمد بن بشار قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثنا معاوية عن العلاء بن الحارث، عن مكحول، عن عقبة: أن رسول الله

ما آتٰكم الرسول فخذوه وما نهٰكم عنه فانتهوا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں ، اسکو لے لو ، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

سُنن نسائی شریف مترجم

جلد سوم

تالیف: امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: حافظ محبوب احمد خان
مولانا حکیم محمد عبدالرحمٰن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان

Ph:7231788-7211788

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَانَتْ جَارِيَتَانِ تَخْرُزَانِ بِالطَّائِفِ فَخَرَجَتْ اِحْدَاهُمَا وَيَدُهَا تَدْمَى فَزَعَمَتْ اَنَّ صَاحِبَتَهَا اَصَابَتْهَا وَاَنْكَرَتِ الْاُخْرَى فَكَتَبْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ذٰلِكَ فَكَتَبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَلَوْ اَنَّ النَّاسَ اُعْطُوْا بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ اَمْوَالَ نَاسٍ وَدِمَاءَ هُمْ فَادْعُهَا وَاتْلُ عَلَيْهَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَةَ فَدَعَوْتُهَا فَتَلَوْتُ عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ بِذٰلِكَ فَسَرَّهُ.

طائف میں موزے سیا کرتی تھیں ایک نکلی تو اس کے ہاتھ سے خون جاری ہو رہا تھا اس نے کہا میری ساتھی نے مجھ کو مارا اور دوسری نے انکار کیا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو تحریر کیا انہوں نے جواب میں لکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ کیا ہے کہ قسم مدعا علیہ پر ہے اگر لوگوں کو ان کے دعوے کے مطابق مل جاتا تو لوگ دوسروں کے مالوں اور جانوں کا دعویٰ کرتے اور اس خاتون کے سامنے پڑھ اس آیت کریمہ کو (آیت کریمہ ہے) اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ ...... یعنی جو لوگ اللہ کے ساتھ عہد اور قسم کے عوض کچھ مالیت خریدتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے یہاں تک کہ آیت کریمہ کو ختم کیا پھر میں نے اس خاتون کو بلایا اور یہ آیت کریمہ تلاوت کی۔ اس نے اقرار کیا اپنے جرم کا جس وقت یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو وہ بھی مسرور ہوئے۔

۲۴۱۰: بَابُ كَيْفَ يَسْتَحْلِفُ الْحَاكِمُ

باب: حاکم قسم کس طریقہ سے لے؟

۵۴۳۲: اَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمُ ابْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِي نَعَامَةَ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ يَعْنِي مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَدْعُوا اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِدِيْنِهِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ قَالَ اٰللّٰهُ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ قَالُوْا اٰللّٰهُ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ اَمَا اِنِّي لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَاِنَّمَا اَتَانِي جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِي اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ.

۵۴۳۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی باہر نکلے صحابہ رضی اللہ عنہم کے حلقہ پر آپ نے دریافت فرمایا تم کس وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ سے دعا اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اپنا دین ہم کو بتلایا اور ہم پر احسان کیا آپ کو بھیج کر۔ آپ نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم! تم اس وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم اسی واسطے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو اسلئے قسم نہیں دی کہ جھوٹا سمجھا بلکہ جبرئیل میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ اللہ تم لوگوں سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔ (آپ نے صحابہ کو قسم دی اور یہی طریقہ ہے قسم لینے کا اللہ کے علاوہ اور کسی کی قسم نہیں کھانا چاہیے۔)

۵۴۳۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ اَسَرَقْتَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ قَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ بَصَرِي.

۵۴۳۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے تو اس سے فرمایا: تو نے چوری کی؟ اس نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اللہ عزوجل پر یقین کیا اور اپنی آنکھ (یعنی اپنے مشاہدہ کو) جھوٹا سمجھتا ہوں۔

DAR UL IFTA JAMIA BINORIA SITE KARACHI PAKISTAN
Ph: 021 - 2560300 - Ext.: 286 | Mobile:03332212607
Web Site: www.onlinefatwa.com | Email:daruliftaa@gmail.com

BINORIA International

S No: ========== 2966
Fatwa No: ===== 34645
Date: ========== 9/4/2007

NAME :>> muhammad hassan
ADDRESS :>> Botswana
EMAIL :>>
SUBJECT :>> MEELAD

مفتی صاحب آپ کی ویب سائٹ کی تحقیق کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ۱۲ ربیع الاول پیر کے دن سنہ ۱۱ھ میں ہوئی لیکن اگر میں حساب لگاؤں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حجۃ الوداع کے خطبے سے جو سن ۱۰ ہجری کو ہوا اور وہ جمعہ کا دن تھا تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ ۱۲ ربیع الاول پیر کے دن آئے سنہ ۱۱ھ میں؟ برائے مہربانی وضاحت فرمائیں ـــــ محمد حسان

QUESTION :>>
mufti sahib according to your websites the death\'s data of holy prophet is 12 rabiullawwal on monday in 11 hijri but if i calculate by the last sermon of holy prophet at day of hajj in 10 hijri which was friday how can 12th rabiullawwal come on monday in 11 hijri please explain me

الجواب حامداً ومصلیاً۔

واضح ہو کہ ویب سائٹ میں دیا گیا فتویٰ مشہور قول کے موافق ہے اور وہ بارہ ربیع الاول کا ہے۔ جیسا کہ اکثر کتبِ سیر میں مذکور ہے۔ مگر سائل کے توجہ دلانے پر جب اس امر کی مکمل تحقیق کی گئی تو اس قول کا بُطلان معلوم ہوتا ہے۔ اس پر ہم اپنے سابقہ فتویٰ میں درج تاریخ سے رجوع کرتے ہیں۔ اور اس سانحہ کی اصل تاریخ علی اختلاف الروایات یکم ربیع الاول یا ۲ دو ربیع الاول بنتی ہے۔ چیر شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ فرماتے ہیں کہ کتبِ تاریخ میں در اصل یوں لکھا تھا ثانی شھر ربیع الاول یعنی ربیع الاول کی دو تاریخ (اور یہ ذی الحجہ محرم اور صفر یعنی تینوں مہینوں کو انتیس ۲۹ دنوں کا شمار کرنے سے ممکن ہے) مگر بعد میں کسی ناقل سے لکھنے یا پڑھنے میں غلطی ہو گئی اس نے اس کو ثانی عشر ربیع الاول پڑھ یا لکھ لیا۔ ثانی عشر کے معنی بارہ کے ہوتے ہیں۔ اس طرح یہ غلط بات پھیل گئی۔ لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سانحۂ ارتحال ۲ دو ربیع الاول بروز پیر ہوا اور اسی پر اعتماد لازم ہے۔

وفی البدایة والنهایة :۔ وقال البیهقی : انبأنا ابو عبد الله :.....

.. فی کتاب المغازی. قال: انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم مرض لاثنتین وعشرین لیلة من صفر، وبدأه وجعه عند ولیدة له یقال لها ریحانة، کانت من سبی الیهود، وکان اول یوم مرض [فیه] یوم السبت، وکانت وفاته علیه السلام [الیوم العاشر] یوم الاثنین للیلتین خلتا من شهر ربیع الاول لتمام عشر سنین من مقدمه علیه السلام المدینة

وفیه ایضاً۔ فائدة: قال ابو القاسم السهیلی فی الروض ما مضمونه: لا یتصور وفاته علیه السلام یوم الاثنین ثانی عشر ربیع الاول من سنة احدی عشرة، وذلک لانه علیه السلام وقف فی حجة الوداع سنة عشر یوم الجمعة، فکان اول ذی الحجة یوم الخمیس، فعلی تقدیر أن تحسب الشهور تامة اوناقصة أو بعضها تام وبعضها ناقص لا یتصور أن یکون یوم الاثنین ثانی عشر ربیع الاول، وقد اشتهر هذا الایراد علی هذا القول. ص ۲۳۰ کذا فی الروض الأنف ص ۵۷۷ ۔ واللّٰہ أعلم بالصواب

بندہ خالد محمود معاویہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۴ - ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۲۵ ربیع الثانی [illegible]

الجواب صحیح
عبد السمیع [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۲۵ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ

ولادتِ نبوی ۱۲؍ربیع الاوّل اوروفات ۲؍ربیع الاوّل

ایک تحقیق

از: مولانا محمد شفیع قاسمی بھٹکلی
ناظم ادارہ رضیۃ الابرار، بھٹکل

قدیم زمانہ سے یہ بات مشہور ومعروف ہے کہ آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیدائش پیر کے دن ۱۲؍ربیع الاول کو ہوئی۔ اور ۱۲؍ربیع الاوّل کو برصغیر میں حکومت کی طرف سے چھٹیاں بھی ہوتی ہیں؛ مگر افسوس کہ کچھ لوگ تاریخ ولادت کے بارے میں ایک مہم چلائے ہوئے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ۱۲؍ربیع الاول کو نہیں ہوئی؛ بلکہ آٹھ (۸) یا نو (۹) کو ہوئی، اور کچھ مصنفین کے اقوال دلیل میں پیش کرتے ہیں؛ مگر صحیح بات یہ ہے کہ جمہور علماء اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی تاریخ پیدائش ۱۲؍ربیع الاول ہی ہے۔ سیکڑوں علماء کے اقوال کتابوں میں موجود ہیں۔ لہٰذا صحیح تاریخ ولادت کے متعلق علماء امت کے اقوال کا نقل کرنا ہم ضروری سمجھتے ہیں۔

(۱) حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ اور حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی پیدائش ۱۲؍ربیع الاول کو ہوئی۔

(۲) مشہور مؤرخ امام محمد بن اسحاقؒ فرماتے ہیں: وُلِدَ رسولُ اللہ ﷺ یومَ الاثنین لاثنتی عشرة (۱۲) لیلةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ ربیعِ الأول عامَ الفیل. (السیرة النبویة لابن هشام ۲۸۴/۱، تاریخ الطبری ۱۵٦/۲، مستدرك حاكم ٤۱۸۲، شعب الایمان للبیهقی ۱۳۲٤، الكامل فی التاریخ لابن الاثیر ۲۱٦/۱)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ربیع الاول کی بارہویں رات عام فیل (۵۷۱ عیسوی) میں ہوئی۔

(۳) مشہور مؤرخ ومحدث امام ابوحاتم ابن حبانؒ (متوفی ۳۵۴ ہجری) لکھتے ہیں:

وُلِدَ النبیُّ ﷺ عامَ الفیل یومَ الاثنین لاثنتی عشرة (۱۲) لیلةً مَضَتْ من شهر

ربیعِ الأول. (السیرة لابن حبان ۱/ ۳۳)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ربیع الاول کی بارہویں رات عام فیل (۵۷۱ عیسوی) میں ہوئی۔

(۴) امام ابوالحسن ماوردی شافعیؒ (متوفی ۴۵۰ ہجری) لکھتے ہیں:

وُلِدَ بعدَ خمسین یوماً من الفیل وبعدَ موتِ أبیه فی یومِ الاثنین الثانی عشر من شهر ربیع الاول. (أعلام النبوة ۱/ ۲٤۰)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی پیدائش اپنے والد کے انتقال کے بعد، اور واقعہ فیل کے پچاس دن بعد پیر کے دن ۱۲/ ربیع الاول کو ہوئی۔

(۵) علامہ قسطلانیؒ (متوفی ۹۲۳ ہجری) لکھتے ہیں:

والمشهورُ أنه وُلِدَ یومَ الاثنین ثانی عشر (۱۲) شهر ربیع الأول، وهو قول ابن إسحاق وغیره. (المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة ۱/ ۸۵)

ترجمہ: مشہور قول کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی ولادت ۱۲/ ربیع الاول پیر کے دن ہوئی۔ اور یہی قول حضرت ابن اسحاقؒ (تابعی) وغیرہ کا ہے۔

(۶) شیخ محمد بن عمر بحرقی حضرمی شافعیؒ (متوفی ۹۳۰ ہجری) لکھتے ہیں:

قال علماء السیر: ولد النبی ﷺ فی ربیع الأول یوم الاثنین بلا خلافٍ. ثم قال الأکثرون: لیلة الثانی عشر (۱۲) منه. (حدائق الأنوار ومطالع الأسرار ۱/ ۱۰۵)

ترجمہ: علماء سیرت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ربیع الاول کے مہینہ پیر کے دن ہوئی، اور جمہور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ۱۲/ ربیع الاول کی تاریخ تھی۔

(۷) علامہ مناویؒ (متوفی ۱۰۳۱ ہجری) لکھتے ہیں:

الأصحُّ أنه وُلِدَ بمکةَ بالشِّعَبِ بعدَ فجرِ الاثنین ثانی عشر ربیع الاول عام الفیل. (فیض القدیر ۳/ ۵۷۳)

ترجمہ: صحیح بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ بارہ ربیع الاول کی صبح شعب مکہ میں واقعۂ فیل کے سال پیر کے دن پیدا ہوئے۔

(۸) علامہ ابوعبداللہ محمد زرقانی مالکیؒ (متوفی ۱۱۲۲ ہجری) المواهب اللدنیة کی شرح میں لکھتے ہیں۔

(والشهور أنه ﷺ وُلِدَ يومَ الاثنين ثاني عشر ربيع الاول، وهو قول محمد بن إسحاق) بن يسار إمام المغازي، وقول (غيره) قال ابن كثير: وهو المشهور عند الجُمُهور، وبالغَ ابن الجوزي وابن الجزار فنقلاً فيه الإجماعَ. (شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ۱/۲۴۸)

ترجمہ: مشہور قول کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی ولادت بارہ (۱۲) ربیع الاول پیر کے دن ہوئی۔ اور یہی قول مغازی اور سیرت کے امام حضرت محمد ابن اسحاق بن یسارؒ (تابعی) اور دیگر اہل علم کا ہے، علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں جمہور کا یہی قول ہے، علامہ ابن جوزیؒ اور ابن جزارؒ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

(۹) حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ (متوفی ۱۳۶۲ ہجری) لکھتے ہیں:

جمہور کے قول کے موافق بارہ (۱۲) ربیع الاول تاریخ ولادت شریفہ ہے۔ (ارشاد العباد فی عید المیلاد، ص ۵)

(۱۰) حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ (متوفی ۱۳۷۳ ہجری) لکھتے ہیں:

پیدائش ۱۲/تاریخ، ربیع الاول کے مہینہ میں پیر کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانچ سو اکہتر (۵۷۱) برس بعد ہوئی۔ سب گھر والوں کو اس بچے کے پیدا ہونے سے بڑی خوشی ہوئی۔ (رحمت عالم، ص ۱۵)

(۱۱) حضرت مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ (متوفی ۱۳۹۶ ہجری) صدر مفتی دارالعلوم دیوبند و مفتی اعظم پاکستان لکھتے ہیں:

الغرض جس سال اصحابِ فیل کا حملہ ہوا، اس کے ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ روز دوشنبہ دنیا کی عمر میں ایک نرالا دن ہے کہ آج پیدائش عالم کا مقصد، لیل ونہار کے انقلاب کی اصل غرض، آدم علیہ السلام اور اولاد آدم کا فخر، کشتی نوح علیہ السلام کی حفاظت کا راز، ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور موسیٰ علیہ السلام کی پیشین گوئی کا مصداق یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد ﷺ رونق افروزِ عالم ہوتے ہیں۔ (سیرت خاتم الانبیاء، ص ۱۱)

(۱۲) مولانا سید ابوالاعلی مودودی (متوفی ۱۳۹۹ ہجری) لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ربیع الاول میں ہوئی، ولادت پیر کے روز ہوئی، یہ بات خود رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کے سوال پر بیان فرمائی، (صحیح مسلم بروایت قتادہ)، ربیع الاول کی تاریخ

کون سی تھی؟ اس میں اختلاف ہے؛ لیکن ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ ۱۲؍ربیع الاول کو پیدا ہوئے تھے، اسی کی تصریح محمد بن اسحاق نے کی ہے، اور جمہور اہل علم میں یہی تاریخ مشہور ہے۔ (سیرت سرور عالم، جلد دوم، صفحہ ۹۳،۹۴)

(۱۳) حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ (صدر مفتی دارالعلوم دیوبند) (متوفی ۱۴۱۷ہجری) لکھتے ہیں:

حضرت عبداللہ کی شادی حضرت آمنہ بنت وہب سے ہوئی، جو بنی زہرہ کے خاندان سے تھیں، اس مبارک ومسعود شادی کے بعد شہر مکہ میں حضرت آمنہ کے بطن سے دوشنبہ ۱۲؍ربیع الاول مطابق ۲۰؍اپریل ۵۷۱ عیسوی کی صبح کے وقت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ظہور پذیر ہوئی۔ (گلدستہ سلام، ص ۱۸)

(۱۴) حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ (متوفی ۱۴۲۰ہجری) لکھتے ہیں:

وَوُلِدَ رسولُ الله ﷺ یومَ الاثنین الیومَ الثانی عشر من شهرِ ربیعِ الأول، عامَ الفیل أسعدَ یوم طلعت فیه الشمس. (السیرة النبویة، ص ۱۱۱)

(۱۵) فتاویٰ لجنہ دائمہ میں ہے:

وُلِدَ النبی ﷺ یومَ الاثنین لاثنتی عشرة (۱۲) لیلةً مَضَتْ مِن شهرِ ربیعِ الاول عامَ الفیل. (فتاوی اللجنة الدائمة، فتوی رقم ۳۴۷۴)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ربیع الاول کی بارہویں رات عام فیل (۵۷۱ عیسوی) میں ہوئی۔

طوالت کے خوف سے صرف پندرہ علماء کے اقوال پر اکتفا کیا گیا ہے۔ نو (۹) ربیع الاول کے قول کی تردید میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع کی کتاب سیرت خاتم الانبیاء کے حاشیہ میں اس طرح لکھا ہے: مشہور قول بارہویں (۱۲) تاریخ کا ہے؛ یہاں تک کہ ابن الجزارؒ نے اس پر اجماع نقل کردیا ہے، اور اسی کو کامل ابن اثیر میں اختیار کیا گیا ہے، اور محمود پاشا علی مصری نے جونویں تاریخ کو بذریعۂ حساب اختیار کیا ہے، یہ جمہور کے خلاف بے سند قول ہے اور حسابات پر بوجہِ اختلافِ مطالع ایسا اعتماد نہیں ہوسکتا ہے کہ جمہور کی مخالفت اس بناء پر کی جائے۔ (حاشیہ سیرت خاتم الانبیاء، ص ۱۱)

محمود پاشاہ صاحب نے حساب سے ۹؍ربیع الاول، عام فیل کو پیر کا دن قرار دیا ہے، یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا ہے، ہمارے حساب سے ۱۲؍ربیع الاول، عام فیل مطابق ۲۳؍اپریل ۵۷۱ عیسوی کو پیر کا دن پڑتا ہے۔ مولانا مودودیؒ نے لکھا ہے کہ بعض اہلِ تحقیق نے اسے ۲۳؍اپریل ۵۷۱ء کے مطابق قرار دیا ہے۔ (سیرت سرور عالم، جلد دوم، صفحہ ۹۴)

بعضوں نے البدایۃ والنہایۃ کے حوالہ سے ۸؍ربیع الاول کو راجح لکھا ہے۔ شاید بدایۃ میں پوری بحث پڑھنے کی ان کو فرصت نہیں ملی، اسی بدایۃ میں: قیل لثنتی عشرةَ...... وَهذا هو المشهورُ عندَ الجمهور لکھا ہوا ہے۔ اس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ بارہ (۱۲) ربیع الاول کا قول جمہور کا قول ہے۔ رہا روایت میں الثامن عشر کا لفظ، بارہ ربیع الاول کے مخالف لوگوں کی مہربانی یا کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے؛ اس لیے کہ مصنف ۱۲؍ربیع الاول کے قول کی دلیل میں یہ روایت نقل کررہے ہیں، ۱۲؍ربیع الاول کے قول میں ۱۸؍کی روایت نقل کرنا مصنف کے مدعا کے خلاف ہے، نیز مصنف نے اپنی دوسری کتاب السیرة النبویة میں اسی روایت کو ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ عَنْ جَابِرٍ وَابنِ عباسٍ أَنَّهُمَا قالَا: وُلِدَ رسولُ الله ﷺ عامَ الفيل يومَ الاثنين الثانی عَشَرَ من شهرِ ربيعِ الاول.... نیز البدایۃ والنہایۃ کے مکتبۃ المعارف بیروت سے شائع ہونے والے نسخہ کے حاشیہ میں اس طرح لکھا ہے: كذا رأيته الثامن عشر، والصوابه الثاني عشر۔ لہٰذا اہل علم حضرات سے گذارش ہے کہ کسی ایک کتاب کو دیکھ کر فیصلہ نہ کریں؛ بلکہ دوسری کتابوں سے بھی تحقیق کریں۔ آج کل حدیث کی کتابوں میں تحریف وتبدیل کا سلسلہ جاری ہے۔ شاملہ کے ایک نسخہ میں حدیث کے الفاظ دوسرے شاملہ کے الفاظ سے مختلف یا حذف ہیں۔ ہمارے خیال میں جس وقت آپ ﷺ مکہ میں پیدا ہوئے، اس وقت مکہ میں ۱۲؍ربیع الاول کی تاریخ تھی، اور دوسرے علاقوں میں دوسری تاریخ تھی، کیونکہ قمری تاریخ مختلف ممالک میں مختلف ہوتی ہے۔ غرض جس دن آپ ﷺ پیدا ہوئے اس وقت مکہ میں ۱۲؍ربیع الاول کی تاریخ تھی۔ لہٰذا صحیح، مشہور اور راجح قول کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ۱۲؍ربیع الاول ہی کو ہوئی۔

رہا ۱۲؍ربیع الاول کو تاریخِ وفات کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے؛ اس لیے کہ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات پیر کے دن ہوئی، اور صحیح بخاری ہی کی روایت میں منقول ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کا دن جمعہ کا دن تھا، اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عرفہ کے اکیاسی (۸۱) دن کے بعد آپ ﷺ کی وفات ہوئی۔ اس حساب سے ۱۲؍ربیع الاول کو پیر کا دن

کسی طرح نہیں پڑتا ہے، لہٰذا علامہ ابن حجر عسقلانیؒ ہی کی رائے کو ماننا پڑے گا کہ آپ کی وفات دو (۲) ربیع الاول بروز پیر کو ہوئی۔

علامہ سہیلی (متوفی ۵۸۱ھ) نے روض الانف میں، علامہ تقی الدین ابن تیمیہؒ (متوفی ۷۲۸ھ) نے منہاج السنۃ میں، علامہ شبلی نعمانی سیرت النبی میں یکم ربیع الاول لکھا ہے۔ اور علامہ مغلطائی، علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری میں، شیخ محمد بن عمر بحرقی حضرمی شافعیؒ (متوفی ۹۳۰ ہجری) نے حدائق الانوار میں، مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ (مفتی اعظم پاکستان) نے سیرت خاتم الانبیاء میں، میاں عابد احمد نے شانِ محمد ﷺ میں دوم ربیع الاول لکھا ہے، سیرت خاتم الانبیاء کے حاشیہ میں لکھا ہے۔ تاریخ وفات میں مشہور یہ ہے کہ ۱۲/ربیع الاول کو واقع ہوئی اور یہی جمہور مورخین لکھتے چلے آئے ہیں؛ لیکن حساب سے کسی طرح بھی یہ تاریخ وفات نہیں ہوسکتی ہے؛ کیوں کہ یہ بھی متفق علیہ اور یقینی امر ہے کہ وفات دوشنبہ کو ہوئی اور یہ بھی یقینی ہے کہ آپ کا حج ۹/ذی الحجہ روز جمعہ کو ہوا ان دونوں باتوں کے ملانے سے ۱۲/ربیع الاول روز دوشنبہ میں نہیں پڑتی؛ اسی لیے حافظ ابن حجرؒ نے شرح صحیح بخاری میں طویل بحث کے بعد اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ تاریخ وفات دوسری ربیع الاوّل ہے، کتابت کی غلطی سے ۲ کا ۱۲ بن گیا۔ حافظ مغلطائیؒ نے بھی دوسری تاریخ کو ترجیح دی ہے۔ واللہ اعلم

بارہ ربیع الاول ۱۱ ہجری کو پیر کا دن کسی حساب سے نہیں پڑتا، اس لحاظ سے رسول اللہ ﷺ کی وفات یکم/یا دوم ربیع الاول بروز پیر کو صحیح معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ تاریخ ۲۸/مئی ۶۳۲ عیسوی ہوتی ہے۔ جس وقت آپ ﷺ کا وصال ہوا اس وقت مدینہ میں دوم/ربیع الاول ۱۱ ہجری مطابق ۲۸/مئی ۶۳۲ عیسوی پیر کا دن تھا اور دوسرے علاقوں میں یکم/ربیع الاول ۱۱ ہجری مطابق ۲۸/مئی ۶۳۲ عیسوی پیر کا دن ہوگا۔ اس حساب سے یکم/اور دوم ربیع الاول کا اختلاف ختم ہوگا۔ غرض ہر جگہ پر پیر کا دن تھا اور ۲۸/مئی ۶۳۲ عیسوی کی تاریخ تھی، ہجری تاریخ مختلف ملک میں مختلف ہوسکتی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

❁ ❁ ❁

پیغامِ رضا
رضا دارالمطالعہ کا پیغام
اسلام و سنّت کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک کا شدت کے ساتھ مقابلہ کیا جائے ــــ مدارس و مکاتب کے اراکین، منتظمین اپنے اپنے ادارے میں امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات کو داخلِ نصاب کریں اور اس کی بڑے پیمانے پر اشاعت کریں تاکہ بدعقیدگی کا جنازہ نکلتا رہے۔
خانقاہی نظام میں بڑھتی ہوئی فحاشی۔ عریانیت اور بے حیائی کے خاتمہ کیلئے اگر جہاد جاری نہ کیا گیا تو اسلام کی پاکیزہ تصویر مسخ ہو کر رہ جائے گی۔
مذہب بیزار، مسلک فروش اور بدمذہبوں سے دور رہنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔
اپنے بچوں کو دینی و عصری تعلیم سے آراستہ کیا جائے ــــ اور اسلامی احکام (نماز و روزہ) کی پابندی ہر مسلمان مرد و عورت کیلئے ضروری ہے۔
رابطہ کا پتہ
رحمت اللہ صدیقی رضا منزل وجے نگر ۹۰ فٹ روڈ
دھاراوی ممبئی ۱۷ فون: ۴۰۱۸۰۰۹